کشتہ جات
ترکیب و استعمال
حکیم شاہ نور فیصل
مکتبہ الفیصل چھیپیان پرانا گنج رامپور یوپی
کتب خانہ طبیب

کُشتہ جات

ترکیب و استعمال

حکیم شاہ نور فیصل

پُرانا گنج (چھیپیان) رامپور۔ یوپی۔

(پہلا ایڈیشن)

کتاب .... کشتہ جات ترکیب و استعمال
مصنف .... حکیم شاہ نور فیصل
تاریخ اشاعت .... ۳۱ر اکتوبر ۱۹۸۵ء
تعداد .... پانچ سو ۵۰۰
قیمت .... ۲۵ روپیہ 25/-
کتابت .... الیاس عنایتی
طباعت .... ناظم پریس رامپور

مکتبہ الفیصل
پرانا گنج، چھیپیان رامپور
رامپور۔ یوپی۔ ۲۴۴۹۰۱۔ انڈیا

انتساب:

• اے۔ حبیب خان

لائبریرین

ایچ۔ ایم۔ ایم۔ آر۔ ہمدرد نگر۔ نئی دہلی: 110062 کے نام

حکیم شاہ نور فیصل

ترتیب

دیباچہ

مرض سے نجات حاصل کرنے کے لئے نباتات اور دیگر ادویات
جو کہ اپنی اصلی حالت میں استعمال کی جاتی ہیں۔ ان کے اثرات
آہستہ آہستہ رو نما ہوتے ہیں اور ان کے مضر اثرات بھی کم
سے کم ہوتے ہیں جو دوائیں داخل بدن ہو کر حرارت عزیزی
سے متاثر ہونے کے بعد اپنے اثرات ظاہر کرتی ہیں۔
وہ اثر بالکیفیت ہوتا ہے۔ مگر بعض ادویات ایسی ہوتی
ہیں۔ جو اپنی تیزی کی بنا پر براہ راست اثر انداز ہوتی ہیں
کشتہ بھی انھیں تیز دواؤں میں سے ہے۔ جس کا اثر بہت
جلد رونما ہوتا ہے۔ ہر طبیب ابتدائی مرض میں مرض کا
علاج نباتات سے کرتا ہے۔ اس لئے کہ ابتدا میں
مرض سہل العلاج ہوتا ہے۔ اگر جاتا رہے تو بہتر۔ ورنہ تو
آخر میں اقسام معدنیات کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے۔

بقول ابوالطب :

بقراط نے اپنی کتاب امراض الداخلیہ میں لکھا ہے :
"مرض قوی۔ دوا قوی کا محتاج ہوتا ہے"
اس اصول کے مطابق ہمیں کشتہ کے استعمال کا جواز ملتا ہے۔

حکیم شاہ نور فیصل

یکم فروری ۱۹۸۳ء

مطب :

پرانا گنج ۔ جھیپیان ۔ رامپور ۔ یوپی
244901
انڈیا

مقدمہ

زیر نظر کتاب کشتہ سازی اور کیمیاوی ادویہ سازی اور دیسی دواؤں کے استعمالات اور افعال و خواص سے تعلق رکھتی ہیں۔ علم طب کی مختلف شاخیں ہیں جن میں ایک علم الادویہ بھی ہے۔ جسے فارماکالوجی کہا جاتا ہے اور اس علم الادویہ کی ایک شاخ کیمیاوی دواسازی اور علم تکلیس بھی ہے۔ سادہ قسم کی دواسازی تو دراصل ادویہ کو مرکب اور مخلوط کرنے کا نام ہے۔ لیکن ایسی دواسازی جس میں دواؤں کی کیمیاوی ساخت بدل جائے یا نئے مرکبات وجود میں آئیں علم الکیمیا ہے جس میں کشتہ سازی ایک اہم اور سب سے بڑا جزو ہے۔ ہر معالج یا معلم کیمیا کا عملی ماہر نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ کیمیاوی تیار شدہ ادویہ معالجانہ استعمال کرنے والا یا بتلانے والا ہوتا ہے تعارف نگار کو اعتراف ہے کہ وہ عملیات کا ماہر نہیں ہے۔ البتہ معالجانہ استعمال اور اس فن کے قدما اور حال کے دیگر

مصنفین کی کتابوں پر نظر پڑنے کی بنا پر کہہ سکتا ہے کہ کتاب کے مقصد جات قرین قیاس بھی ہیں۔ مفید اور نتیجہ خیز بھی ہیں اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ قابل عمل بھی ہیں۔ کیمیاوی عملیات اور مستعملہ دوائیں غیر مانوس نا قابل فہم اور عملیات نا ممکن ہوں تو ان کی کوئی افادیت نہیں ہوتی ہے۔ اس کتاب میں ایسے مقصد جات نہیں ہیں کتاب کی ترتیب بھی قابل ترجیح ہے کہ پہلے کیمیاوی اصطلاحات اور ان کی تشریح کر دی گئی ہے۔ پھر عملیات کیمیا دیہ کے اصطلاحی نام اور تفصیل دی گئی ہے۔ بہر حال مختلف دواؤں کے کشتہ جات یا دیگر کیمیاوی جوہروں کا بیان ہے اور آخر میں افعال و خواص دیے گئے ہیں۔ اس سلسلہ کی جڑی بوٹیوں کے لیے علیحدہ باب رکھا گیا ہے۔

غرض یہ کہ باوجود اختصار کے کتاب یقیناً قابل استفادہ ہے۔ مجھے امید ہے کہ کتاب کی پذیرائی ہوگی۔ اور مصنف کی محنت کو سراہا جائے گا۔ یہ کتاب طلبا۔ معالجین اور طبی معلمین سب ہی کے لیے افادی پہلو رکھتی ہے۔

(حکیم) شکیل احمد شمسی لکھنؤ

مورخہ ۱۵ مارچ ۸۳ء

کشتہ سازی

بنیادی طور پر یہ کام دو طریقوں سے کیا جاتا ہے:

(۱) حرارت بالفعل کے ذریعہ یعنی آگ میں رکھ کر تکلیس کرنا۔

(۲) حرارت بالقوت کے ذریعہ یعنی دوا کو کسی تیزاب میں ڈال کر تکلس کرنا۔ اس طرح ظاہری آنچ تو نہیں ہوتی۔ لیکن تیزاب کی پوشیدہ حرارت دوا کو کشتہ کر دیتی ہے۔ اس سلسلہ میں زیادہ تر تیزاب فاروق۔ تیزاب گندھک۔ تیزاب شورہ سرکہ۔ آب لیموں۔ آب انار ترش اور نمک کا تیزاب مستعمل ہیں۔

اور جو کشتہ جات آگ میں تیار کیے جاتے ہیں۔ ان کے ساتھ بھی کچھ دوائیں بعض اوقات شامل کی جاتی ہیں۔ علی العموم بعض بوٹیاں کچل کر نغدہ بنا کر اس میں کشتہ کی جانے والی دوا رکھ کر گل حکمت کی جاتی ہے۔ اور پھر اسے معینہ وزن کے ایندھن میں آگ دی جاتی ہے۔ اس ذیل میں جو ایندھن مستعمل ہیں۔ وہ کنڈہ صحرائی۔ لکڑی کا کوئلہ۔ بکری کی مینگنیاں وغیرہ ہیں۔

بوٹیوں میں دھار رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ تمام غلظات کو کشتہ بنانے کے لیے کیمیاوی طور پر آکسیجن (نسیم) یا کاربن ڈائی آکسائیڈ (دخان) کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور یہ بوٹیاں اس ضرورت کو پورا کر دیتی ہیں اور یہ گیس دھات کے اندر نفوذ کر کے اسے کشتہ بناتی ہیں۔

۱۔ آکسیجن والی بوٹیوں کا کشتہ پیلے رنگ کا اور کسی قدر سخت ہوتا ہے۔ اور اسے آکسائیڈ کہا جاتا ہے۔

۲۔ کاربن ڈائی آکسائیڈ کے ذریعہ بننے والا کشتہ سفید اور نرم ہوتا ہے۔ اسے کاربونیٹ کہتے ہیں۔ بعض دواؤں کو کئی کئی مرتبہ آنچ دینا پڑتی ہے۔ کیونکہ بوٹی میں گیس اتنی نہیں ہوتی کہ وہ ایک ہی دفعہ میں دھات کو مکلس کر دے۔

نوٹ:۔ کشتہ جات بنانے کے واسطے جو دواؤں کا وزن ایندھن کا وزن عمل حرارت کا وقت اور مقررہ طریقوں کے انحراف نہ کرنا چاہیے۔ ورنہ کشتہ کامل نہیں ہوتا۔ ناقص رہ جاتا ہے اور ہلاکت کا باعث ہوتا ہے۔

مزاج

چونکہ مخلوقات عناصر اربعہ سے مرکب ہیں۔ جو چار مختلف کیفیتوں کی حامل ہیں۔ اس لیے ان چاروں کے ملنے سے باہمی فعل و انفعال کے بعد ایک درمیانی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی کو مزاج کہتے ہیں۔

عناصر کا تناسب ہر چیز کے اندر مختلف ہوا کرتا ہے۔ اس لیے ہر شے کا مزاج بھی دوسری شے سے مختلف ہوا کرتا ہے۔ کوئی نسبتاً گرم کوئی مقابلتاً سرد کسی میں کسی قدر رطوبت زیادہ اور کوئی دوسروں کے برخلاف خشک ہوتی ہے۔ اور پھر یہ کیفیتیں بھی کسی میں زیادہ اور کسی میں کم ہوا کرتی ہیں۔ معتدل حقیقی جس میں چاروں کیفیات برابر ہوں ممتنع الوجود ہے

مزاج کی دو قسمیں ہیں

۱۔ اولی ــ عناصر کے اس تناسب کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے

جو کسی چیز کی تخلیق میں پایا جاتا ہے اور اس تناسب کی وجہ سے ا
چیز کی مخصوص شکل و صورت وجود میں آتی ہے۔ مثلاً اگر کسی چ
میں اجزاء ارضیہ کا تناسب زیادہ ہے۔ تو وہ چیز ٹھوس تس
کی اور بارد یابس مزاج والی ہوتی ہے۔

(۲) مزاج ثانوی :- وہ ہے جو کسی چیز کے حیوانی جسم م
پہنچنے اور حیوانی افرازات وغیرہ سے ملنے کے نتیجہ میں دیکھا جاتا
مثلاً اگر انسان کوئی چیز کھانے کے بعد گرمی محسوس کرتا ہے تو ا
چیز کو بلحاظ مزاج گرم کہا جاتا ہے۔ یا اگر سردی محسوس کرتا
تو یہ چیز سرد کہلاتی ہے۔ طبی کتابوں میں ہمیشہ اسی مزاج
بحث کی جاتی ہے۔ یہ بات خاص طور پر قابل لحاظ ہے کہ دوا ک
اصلی مزاج اگرچہ مزاج اولی ہوتا ہے لیکن فن طب کے اندر د
مزاج کو زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ اور یہ بات عین ممکن ہے
کہ ایک شے اپنے مزاج اولی کے لحاظ سے کچھ اور ہو اور مزا
ثانوی کے لحاظ سے کچھ اور کیونکہ جسمانی رطوبتوں سے مل ک
اور طبیعت مدبرہ بدن سے اثر قبول کرنے کے بعد جو
اثرات کا اظہار ہوتا ہے۔ ضروری نہیں کہ اس کے مزاج اول
کے مطابق ہی ہوں۔

مزاج کی مزید قسمیں اور یہ ہیں طبعی اور صناعی

مزاج طبعی: وہ ہے جو کسی چیز میں فطری طور پر پایا جا

مزاج صناعی: وہ ہے جو مفرد چیزوں کو انسان کے ہاتھوں ترکیب دے کر پیدا کیا جائے۔

قوی و ضعیف

مزاج قوی: وہ ہے جس میں اجزاء کا باہمی ملاپ ایسا ہوتا ہے کہ ان کو بآسانی علیحدہ نہیں کیا جا سکتا۔ مثلاً: سونا جس کو حرارت پگھلا سکتی ہے۔ پھیلا سکتی ہے لیکن اس کے اجزا کو منتشر اور پراگندہ نہیں کر سکتی۔

مزاج ضعیف: وہ ہے جس میں اجزا کو بآسانی علیحدہ کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً لکڑی اگر اس کو حرارت پہنچائی جائے تو ہوائی اجزا علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ اور مٹی والے اجزا علیحدہ ہو جاتے ہیں۔

مرکب القوی

مزاج ضعیف رکھنے والی دواؤں کے اجزا اگر الگ الگ اثرات رکھتے ہوں۔ تو اس کو مرکب القوی کہا جاتا ہے۔
ایسی دوا جب انسان کے جسم میں پہنچتی ہے تو اس کا مزاج ختم ہو جاتا ہے۔ اور دوا کے مختلف اجزا کے اثرات علیحدہ علیحدہ

محسوس ہوتے ہیں ادویہ کے مزاج کو ختم کرنے اور ان کے مختلف اجزا کو ایک دوسرے سے علیحدہ کرنے کے لئے بہت سی تدبیریں یا عمل میں لائی جاتی ہیں۔ اور کشتہ سازی کا عملی پہلو یہی ہے۔ مزاج کے ضعیف و قوت کے لحاظ سے یہ تدبیریں بھی ضعیف اور قوی ہوا کرتی ہیں۔ بعض ادویہ کو سیال میں ڈالنے سے مزاج باطل ہو جاتا ہے۔ بعض کو جوش دینا پڑتا ہے۔ بعض کو حرارت کے زیادہ موثر درجات سے گذارنا پڑتا ہے اور بعض کو دیگر دواؤں سے ملا کر یہ کام کیا جاتا ہے۔

حرارت

دواؤں کے کشتہ کرنے کے عمل میں حرارت کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔

حرارت دینے کے چار درجات ہیں:

(۱) جو ہاتھ سے چھو کر معلوم کی جا سکے۔ مثلاً حمام کی گرمی

(۲) اس سے زیادہ تیز جسے چھوا نہ جا سکے۔ مثلاً گرم راکھ

(۳) حرارت مفرقہ جو زیر اثر چیز کے اجزا کو منتشر کر دے مثلاً گرم ریت۔

(۴) حرارت محرقہ جو زیر اثر چیز کو جلا ڈالے جیسے آگ۔ پہلے درجہ کی حرارت مسخن ہوتی ہے۔ دوسرے درجہ کی حرارت محلل ہوتی ہے۔ تیسرے درجہ کی حرارت مفرق ہوتی ہے۔ چوتھے درجہ کی حرارت محرق ہوتی ہے۔ بعد کے درجات والی حرارتیں

پہلے درجوں کی حرارتوں کا کام بھی کرتی ہیں لیکن بتدریج یعنی چوتھے درجہ کی حرارت پہلے تسخین پھر تحلیل پھر تفریق اور پھر احراق کرتی ہے۔

اور ہر درجہ کو دوسرے درجہ پر تبدیل بھی کیا جا سکتا ہے کیمیاوی عملیات یعنی کشتہ سازی میں حرارت کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اور دوا کی نوعیت کے لحاظ سے مختلف درجہ کی حرارتیں استعمال کی جاتی ہیں۔ عموماً نباتات کے لیے پہلا درجہ اور دوسرے درجہ کی استعمال کی جاتی ہے اور جمادات کے لیے چوتھے درجہ کی حرارت کی ضرورت ہوتی ہے۔ تیسرے اور چوتھے درجہ کی حرارت میں پہلے اول اور دوسرے درجہ کی حرارت پیدا ہوتی ہے۔

مثلاً عمل تصعید میں پہلے سخونت پھر تحلیل پھر تفریق پیدا ہوتی ہے اور اگر حرارت کو اور تیز کر دیا جائے تو احراق پیدا ہوتی ہے اور دوا آگ کے برابر گرم ہو کر جل جاتی ہے۔

اصلاً حرارت کے عمل کو عربی میں حمام اور ہندی میں پٹھ کہتے ہیں۔ عملاً اس کے مختلف طریقے ہیں۔ جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

۱۔ حمام سحق: یعنی رگڑ کر آنچ کسی چیز کو مدت معینہ تک کھرل میں رگڑنا بھی ایک قسم کی آنچ کا کام کرتا ہے۔ اور یہ ادنیٰ ترین درجہ ہے۔ جس سے صرف پہلے درجہ کی حرارت پیدا

ہوتی ہے۔

حمام ماریہ : زمین کے اندر یا کسی غلہ کے انبار میں یا گھوڑے کی لید میں۔ یا پکائے ہوئے چاولوں میں دوا کی شیشی کو اندر دفن کر کے مدت مقررہ تک حرارت پہنچائی جاتی ہے۔ یہ عمل بالعموم دوسرے درجہ کی حرارت پیدا کرتا ہے۔

(زمین)

لید
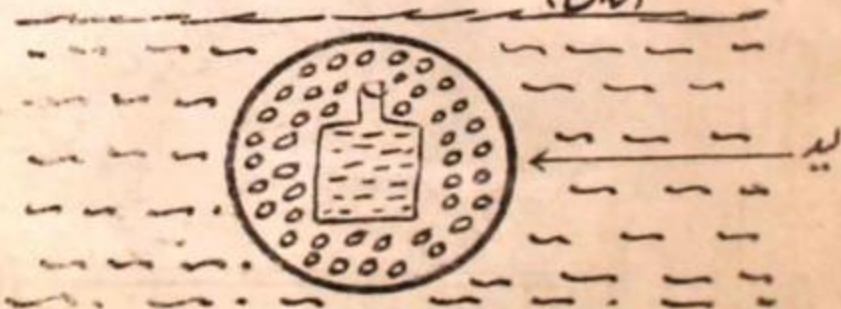
حمام سراجیہ :- یا دیپک اگن

چراغ کی لو کے ذریعہ آنچ دی جاتی ہے۔

طریقہ:۔ ایک مٹکا بیچ میں سے آدھا کر کے بالائی حصہ لے لیا جاتا ہے۔ اس کے بالائی منھ پر دوا کا ظرف رکھ دیا جاتا ہے اور نیچے اس کی سیدھ میں چراغ جلایا جاتا ہے۔ مٹکے کے کناروں کو زمین سے اچھی طرح چپاں کر دیا جاتا ہے۔ صرف ایک سوراخ ہوا کے جانے کے لیے چھوڑ دیا جاتا ہے۔

حمام سراجیہ ۱

دیپک اگن ۲

ہانڈی گل حکمت کی ہوئی

حمام مائیہ : یا جلپا اگن

پانی کے توسط سے آنچ دینے کا عمل :

طریقہ : ایک بڑے دیگچہ میں پانی بھر کر اس کے منھ پر ایک ایسا گھڑا رکھا جاتا ہے جس کے پیندے میں متعدد سوراخ ہوتے ہیں اس گھڑے کے اندر تھوڑی سی پھونس بچھا دی جاتی ہے اور گھڑے کے منھ سے بذریعہ تار دوا کا ظرف اس طرح لٹکا دیا جاتا ہے کہ وہ فضا میں معلق رہتا ہے. گھڑے کے منھ اور دیگچہ و گھڑے کے مقام اتصال کو گل حکمت کر کے دیگچہ کے نیچے آگ جلائی جاتی ہے. اس صورت میں بخارات کی حرارت دوا کو پہنچتی ہے. اس کو حمام بخاریہ بھی کہتے ہیں

حمام ناریہ:

طریقہ: دیگچے کے پانی میں ایک تپائی رکھ کر دوا کا ظرف اس طرح رکھ دیا جاتا ہے کہ وہ کسی قدر پانی میں ڈوب جاتا ہے اور جب پانی اُبلتا ہے۔ تو دوا کو گرم پانی کی آنچ لگتی ہے۔

ناریہ ۲

حمام تنوریہ :

طریقہ : ۱ تنور کی آگ میں دوا رکھ کر اوپر سے تنور کا منھ ڈھانپ دیا جاتا ہے۔

طریقہ : ۲ تنور گرم ہو جانے کے بعد آگ نکال لی جاتی ہے اور دوا اندر رکھ کر تنور کا منھ بند کر دیا جاتا ہے۔

طریقہ : ۳ آگ جلا کر دوا کا ظرف تنور کے منھ پہ رکھا جاتا ہے۔

طریقہ : ۴ آگ نکال کر دوا کا ظرف تنور کے اوپر رکھا جاتا ہے منھ بند کر دیا جاتا ہے۔

حمام تنوریہ ۳

حمام ہوائیہ :- سادہ طریقہ پر دوا کو چولھے یا انگیٹھی پر رکھنے کو کہتے ہیں۔

کورہ، دھونکنی کی آنچ

یہ اعلیٰ درجہ کی آنچ ہے اس میں قابل احراق چیز (ایندھن) میں ہوا (نسیم) کو زور سے پہنچا کر احراق کے عمل کو تیز کیا جاتا ہے اور یہ وہ صورت ہے جو قلعی گر اور لوہار وغیرہ استعمال کرتے ہیں۔

اُپلوں کی آنچ : زمین میں گڑھا کھود کر نیچے اوپر اُپلے کی آنچ دینے کو کہتے ہیں۔

(جیسے کمہار) آوا لگا کر برتن وغیرہ پکاتے ہیں۔

کیمیاوی اصطلاحیں

(۱) احراق کے لغوی معنی جلانے کے ہیں اور اصطلاح میں بھی بعض دواؤں کو مختلف طریقوں سے جلاکر کشتہ کرنے یا راکھ بنانے کو کہتے ہیں۔

(۲) تدبیر: ایسے تصرف کو کہتے ہیں جس سے اس دوا کا ناقص و فاسد اثر دفع ہو جائے تاکہ بعد استعمال کے کچھ نقصان نہ ہو۔ خشک و سخت دوا کو دودھ میں یا روغن میں بھگوتے ہیں۔ اس تدبیر کو پالنا اور پرورده کرنا بھی کہتے ہیں۔

(۳) تشویہ: کسی رطوبت ناک پھلی یا جڑ وغیرہ کو بھلبھلا کر عرق نکالنے کو کہتے ہیں۔ اور اس طرح کے دوا کو کوٹ کر کسی چیز میں سان کر گولی بنا کر کپڑے میں باندھ کر اک عرصے تک آگ میں رکھنا کہ دوا بھن جائے جلے نہیں یا تر و تازہ جڑ کو یا پھل کو کھو کھلا کر کے اس میں دوا کو رکھ کر مقررہ وقت تک

آگ میں رکھنا وغیرہ۔

(۴) تصفیہ: کے معنی صاف کرنے کے ہیں۔

خشک دوا کو چھان کر صاف اور بے مضرت کر لینے کو کہتے ہیں۔ مثلاً ایک ہانڈی میں پانی یا کوئی سیال چیز یا دودھ وغیرہ ڈال کر اس کے منھ پر کپڑا باندھ کر اس کپڑے پر باریک کی ہوئی دوا رکھنا اور کپڑے کے کنارے آٹے وغیرہ سے دبا دینا اور دوا کے اوپر لوہے کا توا جس کی پشت دوا سے ملی رہے۔ رکھنا اور توے پر اس قدر آگ رکھنا کہ دوا آگ کی گرمی سے پگھل پگھل کر سیال میں نیچے گرے اور سرپوش بند کر کے ہانڈی کے نیچے آگ جلانا تاکہ دوا سیال چیز کے جوش سے پگھل کر ہانڈی میں گرے۔ چند بار ایسا کرنے سے مرطوب دوا قابل استعمال ہو جاتی ہے۔

(۵) تطفیہ:۔ دھاتوں کو مثلاً سونا۔ چاندی۔ تانبا۔ لوہا سیسہ۔ رانگ۔ پیتل وغیرہ کو صاف کرنے کا طریقہ۔

سونا۔ چاندی اور لوہا۔ کو آگ میں سرخ کر کے مناسب دواؤں کے جوشاندہ۔ خیساندہ اور رس وغیرہ میں بجھاتے ہیں اور جو دھاتیں بآسانی پگھل سکتی ہیں۔ مثلاً رانگ۔ سیسہ جست وغیرہ کو پگھلا کر ڈھال لینے سے صاف ہو جاتی ہیں۔ یا ان کو ترپھلا۔ کانجی اور دہی میں بھی بجھا لیتے ہیں۔

(۶) تشقیہ :۔ کے معنی باقی رہنے کے ہیں۔ دوا کو مسلّم یا سفوف کر کے کسی سیال چیز میں تر رکھنا اور خشک کر لینا ایک مرتبہ یا بار بار۔

(۷) تخمیض : کھیل کرنے کو کہتے ہیں۔ کسی دوا کو برتن میں رکھ کر آگ پر رکھنا اور لکڑی وغیرہ سے حرکت دیتے رہنا کہ اس میں بو بھننے کی آجائے اور رنگ کسی قدر دوا کا تبدیل ہو جائے اور دوا نرم قابل سفوف کرنے کے ہو جائے اسے۔ بو دادہ بھی کہتے ہیں۔

(۸) تدخین :۔ کے معنی دھواں کرنے کے ہیں کہ ہانڈی میں دوا کو رکھ کر اور سوراخ دار سرپوش منہ پر ڈھک کر آگ پر رکھنا کہ دوا ہانڈی میں پکے یا جلے اور خراب دھواں اس کا نکلتا رہے اور ناریت دوا کی نکل جائے۔

(۹) ترویق : کے معنی نچوڑنے اور صاف کرنے کے ہیں۔ سبز پتوں اور جڑوں کا عرق نچوڑ کر آگ پر رکھ کر پھاڑنے اور صاف کرنے کو کہتے ہیں۔

(۱۰) تصویل : کے معنی زیادہ کرنے کے ہیں۔ بعض دوا جو کہ فلزی ہو خوب باریک کر کے پانی پر سے غبار لینے کو کہتے ہیں۔

(۱۱) تصعید :۔ کے معنی چڑھانے کے ہیں۔ یعنی دوا کو ترکیب مقررہ سے کسی دوا کے جوہر اڑانے کو کہتے ہیں۔ اس

ترکیب سے ثقیل چیز بذریعہ حرارت کے ابخرات میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ اور دوسرے برتن میں سردی پاکر پھر کثیف ہو کر جمع ہو جاتی ہے۔

(۱۲) تطبیخ :۔ کے معنی پکانے کے ہیں۔ کسی سیال چیز کو دیگچی میں ڈال کر آگ پر رکھنا اور دوا کو پوٹلی میں باندھ کر اس میں لٹکانا تاکہ تہہ نشین نہ ہو صرف سیال میں ڈوبی رہے۔

(۱۳) تقلیہ :۔ کے معنی بھوننے کے ہیں۔ اور تلنے کے ہیں۔ دواؤں کے نقصان کو دفع کر لینے کے لئے کسی روغن وغیرہ میں بھون لینے کو کہتے ہیں۔ جب تک کہ رنگ و بو کا تغیر ظاہر ہو یا ضرورت کے تحت روغن کو دوا میں جذب کر لینا۔

(۱۴) تکلیس : کے معنی چونا کر لینے کے ہیں۔

مثلاً سخت دوا کو تصفیہ و تطفیہ و گل حکمت کر کے یا مٹی کپڑے سوت میں لپیٹ کر یا لبدی وغیرہ میں رکھ کر تیز آگ میں جلائیں۔ تاکہ دوا کھل کر قابل سفوف و استعمال ہو جائے۔

(۱۵) غسل : کے معنی دھونے کے ہیں۔ دواؤں کو مختلف طریقوں سے دھو کر قابل استعمال کرنے کو کہتے ہیں۔

مثلاً معدنی و ثقیل الوزن دوا کو کھرل میں رگڑ کر پانی میں رکھ دینا جب دوا تہہ نشین ہو جائے۔ پانی کو نتھار کر اس طرح تین بار پانی کو بدلنا تاکہ دوا کی کثافت دور ہو جائے اور تہہ نشین دوا کو استعمال

کر لینا۔

(۱۶) حل :۔ کے معنی پیسنے کے ہیں یعنی بہت باریک مثل غبار کر لینے کو کہتے ہیں :

(۱۷) گل حکمت : دوا نرم خواہ تر و سیال کو کوزہ گلی میں رکھ کر اس کا منہ مٹی کے پیالے میں بند کر کے آٹے مٹی سے وصل کر لیں اور اس پر کپڑا تر کر کے مٹی وغیرہ سے لپیٹیں اور بعدہٗ کوزہ گل کو دھوپ میں خشک کریں پھر بھاڑ۔ گرم الاؤ یا تنور یا کمہار کا آوا وغیرہ میں اس عرصے تک رکھیں کہ وہ دوا نیم سوختہ کوئلہ یا راکھ ہو جائے جیسا کہ مطلوب ہو۔

(۱۸) پٹھ دینا : کسی دوا کے جوشاندہ میں کسی خشک دوا کو بھگو کر سکھا کر کام میں لانے یا کسی چیز کے رس یا جوشاندہ میں کھرل کرنے کو کہتے ہیں اور سحق کرنا بھی یہی ہے۔

جمادات

حیوانی جسم سے بعید تر ہونے کی وجہ سے یہی دوائیں کیمیاوی عملیات کی بہت زیادہ محتاج ہوتی ہیں۔ اور اس طرح جب ان کی مضرتیں دور کر کے انھیں قابل انجذاب بنالیا جاتا ہے تو انکی افادیت سریع العمل اور صحت بخش بھی بہت حیرت انگیز ہوتی ہے۔ ارواح، انفاس اور اجساد کی بعینہٖ تفصیل کے مطابق ان کا بیان ترتیب وار کیا جائے گا۔

(۱) ارواح:

وہ دوائیں ہیں جو تمام غلزات کے لیے روح کا درجہ رکھتی ہیں۔ یعنی ان کی کمی سے ہر دھات اُسی قدر ناقص رہتی ہے۔ جس قدر یہ ارواح کم ہوں اور ان ارواح کی زیادتی سے وہ مکمل ہوتی ہے تکمیل کے معنی یہ ہیں کہ وہ اپنے طبعی خواص اور تاثیر و تاثر میں ہر طرح زیادہ باعمل ہو جاتی ہے اور چونکہ یہ غلزات کے لیے روح کا درجہ رکھتی ہیں۔ اس لیے انسانی جسم میں بھی جو خود مختلف

نباتاتی اور جماداتی اجزا کا مجموعہ ہے۔ نہایت مفید اثرات پیدا کرتی ہیں۔ اور امراض سے پیدا ہونے والے نقائص کا ازالہ کر دیتی ہیں یہ ادویہ لطیف ہونے کی وجہ سے زود اثر اور سریع النفوذ بھی ہیں۔ اگرچہ اہل کیمیا کے یہاں ان کی تعداد میں کچھ اختلاف ہے لیکن علی العموم حسب ذیل چیزیں ارواح کہی جاتی ہیں۔

گبریت بشنگرف۔ سیماب ۔ سم الفار۔ زرنیخ۔ رسکپور۔ دار چکنہ۔ یہ سب ادویہ فراری ہیں۔ یعنی آگ پر رکھنے سے بخارات بن کر اڑ جاتی ہیں۔

(۲) انفاس:

وہ دوائیں ہیں جو اجساد یعنی ناقص معدنیات اور ارواح کے درمیان واسطہ بنتی ہیں۔ یہ ارواح کی قوتیں اپنے اندر جذب کر لیتی ہیں اور خود اجساد میں نفوذ کر جاتی ہیں۔ اس طرح ان دواؤں کو ارواح سے متاثر کر کے انسان کے جسم میں پہنچانا گویا ارواح کو بالواسطہ جسم میں داخل کرنا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ ذاتی صفات بھی رکھتی ہیں۔ اور بعض اوقات خود انھیں کے اثرات منظور ہوتے ہیں۔

یہ ادویہ نیم فراری ہوتی ہیں۔ یعنی آگ پر رکھنے سے کچھ حصہ اڑ جاتا ہے۔ کچھ باقی رہ جاتا ہے۔ ان کی تعداد میں بھی اختلاف ہے لیکن عام طور پر حسب ذیل چار دوائیں

انفاس کہی جاتی ہیں۔

نوسادر۔ پھٹکری۔ شورہ۔ کافور (نباتاتی دوا ہے)

(۳) اجساد:

وہ تمام فلزات (دھاتیں) ہیں جو آگ پر پگھلتی ہیں اور بڑھتی ہیں۔ لیکن اڑتی نہیں۔ یعنی قائمُ النار" ہوتی ہیں۔

ارواح

گندھک

گوگرد۔ کبریت

گندھک: مزاج: گرم و خشک

پانچ قسم کی پائی جاتی ہے۔ زرد۔ سبز۔ نیلی۔ سرخ۔ سیاہ
ین عام طور پر دو قسم کی ملتی ہے۔ زرد و سبزی مائل۔ سبزی
ل کو گندھک آملہ سار بولتے ہیں۔

تصفیہ: گندھک آملہ سار کو سفوف کرکے چار
تا روغن زرد میں ملا کر ہلکی آنچ پر پگھلایا جائے۔ پھر ایک
یالہ میں اس قدر دودھ لیا جائے جس میں مذکورہ بالا گندھک
چھی طرح ڈوب جائے۔ پیالہ پر ایک موٹا کپڑا بطور سرپوش
ندھ دیا جائے اور پگھلی ہوئی گندھک کپڑے پر انڈیل

دی جائے۔ اس طرح وہ کپڑے سے چھنتی ہوئی دودھ میں گرتی ہے اور منجمد ہو جاتی ہے۔ اس عمل کو تین بار سے لیکر اکیس بار کرتے ہیں۔ اسی گندھک کو گندھک مدبّر کہتے ہیں۔ اس سے خالص ہونے کے علاوہ اس کی گرمی و خشکی کی بھی اصلاح ہو جاتی ہے۔

تصعید:

قرع انبیق کے ذریعہ کی جاتی ہے۔ بعض اوقات بحساب فی تولہ گندھک ۲ ماشے اقلیمیائے فضہ ملا کر تصعید کرتے ہیں تاکہ کثیف اجزا اوپر اڑنے نہ پائیں۔ اسے مصعد گندھک کہتے ہیں۔ اور یہ خالص ترین ہوتی ہے۔

روغن گندھک:

گندھک آملہ سار ایک تولہ کو لوہے کے کرچھے میں رکھ کر آگ پر رکھیں اور ایک ماشے گھنگچی سفید کا سفوف اس پر چھڑک دیں اور کرچھے کو ترچھا کریں۔ تیل الگ ہو جائیگا۔ اوپر سے تین چار قطرہ سرسوں کا تیل ٹپکا دیں۔ محفوظ کریں۔

گندھک کا پھول:

گندھک کو گرم کرنے سے جو لطیف چیز اوپر والے برتن پر جم جاتی ہے۔ وہی گندھک کا پھول ہے۔

پارہ

سیماب ۔ زیبق :

پارہ : مزاج گرم و خشک

چاندی کی طرح سفید اور پانی کی طرح سیال دھات ہے زیادہ حرارت پر بخارات بن جاتا ہے ۔ اور زیادہ سردی پانے پر منجمد ہو جاتا ہے ۔ لیکن عام طور پر سیال رہتا ہے ۔

شنگرف اور شنگرف کی طرح کے سرخ سنگریزوں میں ملا ہوا پایا جاتا ہے ۔ اور ان چیزوں سے بذریعہ تقطیر حاصل کیا جاتا ہے ۔

غواصی اس کی مخصوص صفت ہے یعنی تانبہ ۔ چاندی سونا وغیرہ میں نفوذ کر جاتا ہے ۔ اس واسطے اس کو دھات کے ظرف میں نہیں رکھتے ہیں ۔ کیونکہ یہ اس میں جذب ہو کر ظرف کو خراب کر دیتا ہے ۔

تصفیہ: ایک موٹے کپڑے کی تین چار تہوں میں رگڑ کر چھان لیا جائے اس طرح کپڑا سیاہ ہو جاتا ہے اور پارہ چھن جاتا ہے۔ یہ عمل کم از کم چالیس بار کیا جائے۔

دوسرا طریقہ:

ایک تولہ سیماب کو ۴ تولہ پرانی اینٹ کے برادہ کے ساتھ ۱۲ گھنٹہ سحق کیا جائے اور پھر اس کو پانی میں گھول دیا جائے جس سے پارہ علیحدہ اور اینٹ کا برادہ الگ ہو جائے گا۔ یہ عمل کم از کم تین مرتبہ کیا جائے۔

تیسرا طریقہ:

آب لیموں کاغذی میں ۱۲ گھنٹہ کھرل کیا جائے یا کانجی میں کھرل کیا جائے اور دھویا جائے۔ یا عرق ترپھلہ میں کھرل کیا جائے اور ان تینوں طریقوں سے اگر پارہ کو باری باری صاف کیا جائے تو زیادہ اچھا تصفیہ ہو جاتا ہے۔

کجلی:

پارہ گندھک ہم وزن کو کھرل میں اس قدر سحق کیا جائے کہ کھرل سے چمٹ جانے کی کیفیت جاتی رہے۔ دستہ کی رگڑ سے آواز پیدا ہونا بند ہو جائے اور آگ پر ڈالیں تو بلا آواز جل جائے۔ اس طرح سیاہ رنگ کا سفوف ہو جاتا ہے اس کو کجلی کہتے ہیں۔

۵۔ تکلیس :

ڈھائی پاؤ ہلدی کے سفوف کو پانی میں گوندھ کر گولہ بنایا جائے اس میں قلم سے سوراخ کریں۔ ۲ تولہ پارہ مصفّٰی بھر کر باقی سوراخ کو دبا کر بند کر دیا جائے۔ پارہ گولے کے وسط میں رہے اس پر ڈھائی سیر کپڑے (سوتی) کی پٹیاں لپیٹ دی جائیں اور زمین میں گڑھا کھود کر تین اینٹوں پر یہ گولہ رکھ کر اسے چاروں سمت سے آگ لگا دی جائے۔ جب سرد ہو جائے تو خاکستر علیحدہ کر کے پارہ نکال لیا جائے۔ جو کہ مکلس ہوتا ہے

دیگر : پارہ مصفّٰی کو گولر کے دودھ میں یہاں تک کھرل کریں کہ گولی بن جائے۔ اور بقدر ضرورت ہینگ لے کر ہم وزن گولر کے دودھ میں ملا کر کھرل کریں اور ایک اتنی بڑی کٹھریا بنائیں کہ پارہ کی گولی اس میں سما جائے گولی کو اس میں رکھ کر منھ بند کریں۔ بعدہٗ خشک کریں اور اُپلوں کی تیز بھوبھل میں دبا دیں۔ پارہ مکلس نکلے گا۔

دیگر : ایک تولہ سیماب مصفّٰی کو ایک پاؤ آب افشردہ رتن جوت میں اس قدر سحق کیا جائے کہ سیاہی مائل سفوف بن جائے پھر اس کو ایک پاؤ رتن جوت کے نغدہ میں رکھ کر آبخورہ میں بند کر کے گل حکمت کریں بعدہٗ ایک سیر اُپلوں کی آگ دی جائے پارہ مکلس نکلے گا۔

جوہر: ۸ ماشے سیماب مصفیٰ کو ساڑھے سات تولہ بیش سیاہ کے ساتھ سحق کر کے دو صراحیوں کے ذریعہ حرارت بالواسطہ (بالو کے ذریعہ) پر تصعید کی جائے۔ آنچ ۶ گھنٹہ تیز قسم کی دینا چاہیئے۔

عقد:۔ ایک تولہ سیماب مصفیٰ کو ایک سیر آب فشردہ مولی میں سحق کرنے سے سیماب منعقد ہو جاتا ہے۔

دوسرا طریقہ:

نیلا تھوتھا ۲ تولہ نمک سنگ ایک چھٹانک علیحدہ علیحدہ سفوف کر کے ایک کڑھائی میں نصف نمک پھر نصف نیلا تھوتھا بچھا کر اس پر سیماب مصفیٰ ۲ تولہ رکھ کر اوپر سے باقی نیلا تھوتھا اور اس کے اوپر باقی نمک رکھ کر اوپر ایک مٹی کا پیالہ بطور سر پوش ڈھک کر حرارت محبوسہ دی جائے۔ آنچ ہلکی ہونا چاہیئے اور کڑھائی میں ایک گلاس پانی ڈال دیا جائے جب نصف خشک ہو جائے۔ مزید آدھا گلاس پانی ڈال دیا جائے اور اس طرح دو گھڑے پانی خشک کیا جائے۔ پھر باقی ماندہ پانی دور کر کے سیماب نکال لیا جائے۔ جو مسکہ کی طرح ہوتا ہے۔ اسے پہلے شورہ کے محلول (شورہ ایک تولہ پانی پاؤ بھر) سے سحق کر کے دھویا جائے۔ پھر پھٹکری کے محلول (پھٹکری ۳ ماشے پانی پاؤ بھر) سے سحق کر کے دھویا جائے۔ پھر شنگرف سرخ کے

محلول (شکر سرخ ۲ ر تولہ پانی پاؤ بھر) سے سحق کر کے دھویا
جائے۔ اور گولی بنا کر چالیس یوم اسپغول میں رکھا جائے
پھر نکال کر دودھ میں جوش دے کر دودھ پھینک دیا جائے
کیونکہ یہ دودھ کسی قدر زہریلا ہو جاتا ہے۔ اب سیماب منعقد ہو گیا
اور اب اس میں سمیت نہیں رہی۔ اب اگر اسے دودھ میں جوش
دے کر دودھ پیا جائے تو دودھ زہریلا نہیں ہوتا۔ بلکہ سیماب
کے فوائد سے متصف ہو جاتا ہے۔ جو مریضوں کو پلایا جاتا ہے۔
اور عموماً منعقد سیماب سے حصول فوائد کا یہی طریقہ ہے۔

مرگ موش ۔ سم الفار

سنکھیا: مزاج : گرم و خشک

حجریات میں سے ہے اور کانوں سے نکلتا ہے اور چھ رنگ کا بنایا جاتا ہے۔ زرد ۔ سرخ ۔ نیلگوں ۔ سیاہ ۔ سفید ۔ شفاف لیکن عام طور پر سفید اور شفاف رنگ کا دستیاب ہوتا ہے شفاف رنگ کا جو پھٹکری کی طرح ہوتا ہے ۔ خام سمجھا جاتا ہے کافی وزنی اور بے مزہ ہوتا ہے۔ مطلق سم الفار سے سفید رنگ مراد ہوتا ہے۔ اکتساب کی خاصیت اس میں بھی بہت پائی جاتی ہے۔

تدابیر و تربیت :

ایک تولہ سم الفار اور ایک تولہ طباشیر کو ملا کر ۴۸ گھنٹہ سحق کیا جائے۔

دوسرا طریقہ:

ایک پیتل کے گہرے اور تنگ برتن میں ا تولہ رال سفید کا سفوف بچھا کر اس پر ایک تولہ سم الفار کی ڈلی رکھ دی جائے اوپر سے ایک تولہ سفوف رال ڈال کر آدھ پاؤ روغن بیدانجیر بھر دیا جائے اور برتن کے نیچے ۴۵ منٹ تک بیری کی لکڑی کی متوسط آگ جلائی جائے۔ سنکھیا موم‌سیہ (موم کی نرم) ہو جاتا ہے۔

تشویہ:

چھ ماشہ سم الفار کی ڈلی ۲ تولہ تخم مغز بیدانجیر کے نغدہ میں رکھ کر آہنی کڑچھے میں ڈال کر نیچے خوب تیز آنچ دی جائے یہاں تک کہ نغدہ میں آگ لگ جائے تب کڑچھا آگ سے الگ کر لیا جائے اور جب نغدہ جل چکے تو سم الفار نکال کر سفوف کر لیا جائے۔

دوسرا طریقہ:

سم الفار۔ افیون۔ زعفران ایک ایک تولہ تینوں چیزیں لے کر ۱۰ تولہ آب پیاز کے ساتھ سحق کر کے ٹکیہ بنا کر ایک بڑے پیاز میں خلا کر کے بھر دیا جائے اور پیاز ہی کے ٹکڑے کی ڈاٹ لگا کر گل حکمت کر کے ۴ گھنٹہ بھوبھل میں تشویہ کیا جائے۔ پھر نکال کر سفوف کر لیا جائے۔

سنکھیا حل :

چھ ماشہ سم الفار کو اور چھ ماشہ جوکھار کو آدھ سیر آب مقطر میں ملا کر ہلکی آنچ پر گرم کیا جائے تاکہ حل ہو جائیں۔

دوسرا طریقہ :

سم الفار باریک پیس کر چیچڑے کی راکھ بقدر آٹھویں حصہ ملا کر ایک آتشی شیشی میں بھر لیں۔ بعدہ ارد کی دال کی کھچڑی میں دم کے وقت رکھ دیں۔ پھر نکال کر سات روز دھوپ میں رکھ دیں۔ سم الفار رقیق ہو جائے گی۔ بعدہ فلٹر کر لیا جائے۔

تکلیس :

سم الفار تولہ کو ۲ تولہ پھٹکری سفید کے سفوف میں رکھ کر بوتہ گلی میں بند کر کے گل حکمت کرنے کے بعد پانچ سیر اپلے دستی کی آگ دی جائے۔ کشتہ ہو جائے گی۔

دوسرا طریقہ :

سم الفار کو سرخ مرچ کے پانی میں چھوٹے چھوٹے قرص بنا کر ارنڈ کے پتوں کی لگدی میں رکھ کر گل حکمت کر کے دو سیر اپلوں کی آگ دیں۔ کشتہ ہو جائے گی۔

جوہر :

ا تولہ سم الفار کو ۵ تولہ شیر مدار میں سحق کیا جائے اور پھر ۵ تولہ برانڈی میں سحق کر کے عمل تصعید کیا جائے۔

دوسرا طریقہ:

درخت گلاب کی سبز پتیاں ۳ تولہ۔ بھنگ خشک پتیاں ۳ تولہ بطور فرش بچھا کر سم الفار کو نیم کوب اس پر ڈال کر عمل تصعید کیا جائے۔

عراق:

سنکھیا محلول و سنکھیا رقیق عرق ہیں۔

تیسرا طریقہ:

ایک تولہ سم الفار کو ۴ تولہ شورہ کے اندر ایک کڑھائی میں رکھ کر اوپر سے آدھ پاؤ روغن کنجد ڈال کر نیچے تیز آگ جلائی جائے کہ روغن کو آگ لگ جائے اور جب تیل جل کر شعلے بجھ جائیں تو اوپر سے سیاہ جلی ہوئی پرت بہ آہستگی سے علیحدہ کر دی جائے اور نیچے سے سم الفار جو سفید رنگ کی ہوتی ہے۔ نکال کر ایک سیپ میں بند کر کے کسی نمناک اور کھلی جگہ زمین میں شب کو دفن کر کے صبح نکال لیا جائے۔ سیپ میں محلول سم الفار بصورت عرق ملتی ہے۔ اگر کچھ منجمد ملتی ہے۔ عرق علیحدہ کر کے باقی کو پھر دفن کر دیا جائے۔

روغن سم الفار:

ایک سیر ناریل کا بالائی چھلکا جس سے ریشہ صاف

کر لیا گیا ہو نیم کوب کر کے اس میں ایک تولہ سم الفار کا سفوف ملا کر روغنی ہانڈی میں پاتال جنتر سے روغن نکالا جائے۔

دوسرا طریقہ:

ایک تولہ سم الفار کو ۲۰ عدد زردی بیضۂ مرغ میں کھرل کر کے گولیاں بنا کر پاتال جنتر سے روغن نکالا جائے سم الفار کے روغن دراصل روغن دوسری چیزوں کے ہوتے ہیں۔ البتہ سم الفار کے اثرات کے حامل ہوتے ہیں

زنجفر

شنگرف : مزاج گرم وخشک

قدرتی شنگرف سونے اور چاندی کی کانوں سے برآمد ہوتا ہے۔ یہ دراصل کبریت سیماب اور ہڑتال کا قدرتی مرکب ہے۔ مصنوعی شنگرف بھی ان ہی اجزا کو ترکیب دے کر بنایا جاتا ہے۔ سرخ رنگ کے پرت دار ورقی ٹکڑوں کی شکل میں ملتا ہے۔ جن میں پارہ کی چمک دکھائی دیتی ہے۔ اس میں بڑی خاصیت یہ ہے کہ دوسری دواؤں کی کیفیت کو اپنے اندر جذب کر لیتا ہے۔ مثلاً اسے ادویہ ملینہ سے متاثر کر دیا جائے تو یہ دست آور ہو جاتا ہے قابضہ سے متاثر کر دیا جائے تو قبض کرتا ہے۔

تربیت وتدبیر :- ۶ ماشہ شنگرف کو سفوف

کر کے ۴ سیر گائے کے دودھ میں ملا کر یہاں تک پکایا جائے کہ دودھ کا کھویا بن جائے اور پھر اس کی گولیاں بنا کر استعمال کی جائیں۔

دوسرا طریقہ:

رواڑی یا رارڑی نام کے بیج جو مسور کی طرح لیکن گول ہوتے ہیں اور ان کے درخت مسور کی کھیتوں میں خود رو پیدا ہو جاتے ہیں۔ شنگرف کے ہم وزن لے کر دونوں کو الگ الگ سفوف کر کے ملا لیا جائے۔

تربیت و تدبیر سے شنگرف کے نقصانات کی اصلاح ہوتی جاتی ہے۔ یبس و حرارت کے علاوہ خراش پیدا کرنے کی کیفیت بھی جاتی رہتی ہے۔

تشویہ:

ایک تولہ شنگرف کی ڈلی کو ڈیڑھ پاؤ روغن زرد اور ایک پاؤ شہد میں رکھ کر لوہے کی کڑھائی میں ہلکی آنچ پر اقاما کیا جائے۔ اور جب خشک ہو جائے دوبارہ گھی اور شہد وزن مذکورہ کے مطابق اضافہ کیا جائے۔ یہ عمل تین مرتبہ کیا جائے بعدہ شنگرف کو سفوف کر لیا جائے۔

دوسرا طریقہ:

۲ تولہ شنگرف کی ڈلی کو دھتورہ کے پھل میں رکھ کر

اردگندم سے ملفوف کیا جائے اور گرم راکھ میں دبایا جائے۔
جب آٹا سرخ ہو جائے نکال کر پھر اسی طرح کیا جائے۔
کم از کم بیس بار زیادہ سے زیادہ دو سو بار کیا جائے۔

تیسرا طریقہ:

ایک تولہ شنگرف کی ڈلی کو لوہے کے برتن میں رکھ کر
نیچے آگ جلائی جائے اور اوپر سے شیرہ ادرک ۳ سیر
قطرہ قطرہ ٹپکایا جائے تا آنکہ سب شیرہ جذب و خشک
ہو جائے تب سفوف کر لیا جائے۔

چوتھا طریقہ:

شنگرف کو شیرہ کٹالی خورد میں ڈول جنتر کے ذریعہ
بھاپ دے کر تشویہ کرتے ہیں۔
بعدہٗ اس کے کندوری تلخ میں رکھ کر بھوبھل میں دباتے
ہیں۔ کم از کم تین بار اور پھر اس کے بعد پیاز میں رکھ کر بھوبھل
میں دباتے ہیں۔ کم از کم تین بار اور زیادہ سے زیادہ سو بار
کرتے ہیں۔ جتنا زیادہ تشویہ کر لیا جائے بہتر ہے۔ اور اکسیر
کامل ہو جاتا ہے۔

دیگر ارواح کی طرح تشویہ اس قدر ہونا چاہیے کہ
خود شنگرف نہ جلنے پائے بلکہ دیگر ادویہ کی رطوبت
خشک ہو جائے۔ تشویہ کے عمل میں شنگرف ان دواؤں

کی مزاجی کیفیت اور نوعی خاصیت دونوں چیزیں سے متصف ہو جاتا ہے۔

تکلیس:

پانچ تولہ گل سورج مکھی سُرخ رنگ کے شیرہ میں ایک تولہ شنگرف کو سحق کر کے ٹکیہ بنا کر سورج مکھی سرخ رنگ کے دو پھولوں میں رکھ کر ایک چھٹانک کچا سوت میں لپیٹ کر محفوظ الہوا جگہ پر چاروں سمت سے آگ لگا دی جائے۔ سرد ہونے پر برآمد کیا جائے۔ سفید کشتہ ہو جاتا ہے۔

دوسرا طریقہ:

آدھ پاؤ کچلہ کا برادہ ایک پاؤ شیر مدار میں گوندھ کر نقدہ بنایا جائے اور اس میں ایک تولہ شنگرف کی ڈلی رکھ کر کوزہ گلی میں بند کر کے گل حکمت کرنے کے بعد پانچ سیر اُپلوں میں تکلیس کی جائے۔

تیسرا طریقہ:

۵ تولہ شب یمانی اور پانچ تولہ جائفل پیس کر ایک آبخورے میں بھر کر اس کے بالکل وسط میں ایک تولہ شنگرف کی ڈلی دفن کر کے آبخورے کو یکے بعد دیگرے سات بار گل حکمت کیا جائے اور پھر ۲۵ سیر پاچک صحرائی کی آگ دی جائے اور پھر کھول کر شنگرف سفید ٹکڑوں کو چن لیا

جائے اور سفوف کر کے محفوظ کر لیا جائے۔ سیاہ ٹکڑے
ضائع کر دیے جائیں۔

تصعید:

لعاب گھیکوار میں شنگرف کو سحق کر کے قدریں کے
ذریعہ تصعید کیا جاتا ہے۔ بعض اوقات اس کے ساتھ
دوسری ادویہ بھی شامل کر لی جاتی ہیں۔

روغن:

ایک تولہ شنگرف کو پانچ تولہ لہسن مقشر کے ساتھ
خوب سحق کیا جائے اور گولیاں بنا کر پاتال جنتر کے ذریعہ عمل
میں سے روغن حاصل کیا جائے۔

ہڑتال

زرنیخ

ہڑتال: مزاج گرم و خشک

سنکھیا کی طرح یہ بھی معدنی اور حجری چیز ہے۔ کئی طرح کی ہوتی ہے۔ زرد۔ سرخ۔ سبز۔ سیاہ۔ سرخ قسم کو مینسل کہتے ہیں۔ سبز و سیاہ کمیاب ہیں۔ عام طور پر زرد مستعمل ہے۔ یہ سنہرے چمکیلے پرت دار ٹکڑوں کی شکل میں ہوتی ہے اس لئے ورقی اور طبقی بھی کہتے ہیں۔

تدبیر و تربیت:

ایک مٹی کی اتنی بڑی ہانڈی لی جائے جس میں دو سیر کھانے کا نمک اس ہانڈی میں نصف تک انار کی تازہ پتیاں بھر کر ابرک کے ایک ٹکڑے پر ہڑتال نیم کوب بچھا دی جائے اوپر سے ابرک کا دوسرا ٹکڑا رکھ کر انار کی

پتوں سے ہانڈی اوپر تک بھر دی جائے اور سر پوش کے کنارے گل حکمت کر کے آدھ گھنٹہ اوسط درجہ کی آگ جلائی جائے اور پھر نکال کر ہڑتال کا سفوف کر لیا جائے۔

تشویہ:

حسب ضرورت ہڑتال ورقی ایک ظرف گلی میں ڈال کر سر پوش کے کنارے گل حکمت کر دیے جائیں اور سر پوش کے وسط میں باریک سا سوراخ کر دیا جائے اور پھر آنچ دی جائے اور جب دھواں زرد یا سفید معلوم ہو سوراخ بند کر دیا جائے اور آنچ موقوف کر دی جائے۔ سرد ہونے پر کھول کر سفوف کر لیا جائے۔ یہ ہڑتال سرخ رنگ کی ہو جاتی ہے۔ یہ عمل تشغیہ ایک طرح کی تدبیر بھی ہے کیونکہ مضر اجزا فنا ہو جاتے ہیں۔

تکلیس:

۲ تولہ ہڑتال ورقی کو ۱۰ تولہ شیر مدار میں سحق کر کے قرص بنا کر سبز انجیر کے ایک نرم سرخی مائل پتہ میں لپیٹ کر پیپل کے پتوں کی ایک سیر آنچ دی جائے اور پھر مکلس شدہ ہڑتال کو سرد ہونے پر نکال لیا جائے۔

دوسرا طریقہ:

ایک تولہ ہڑتال کو ۵ تولہ شیر مدار میں سحق کر کے قرص بنا کر ۴ تولہ بھنگ کی پتیوں کے لقدہ میں رکھ کر تین مرتبہ

کر دی کر کے دو بڑے خانگی اپلوں میں رکھ کر آگ دی جائے

تنبیہ اطریقہ:

ایک تولہ ہڑتال کو خار خشخاش مع بیخ و برگ و بار کے نغدہ میں رکھ کر کوزہ گل میں گل حکمت کر کے ۲۰ سیر پاچک دستی کی آگ دی جائے۔

چوتھا:

ایک سیر ہڑتال پاؤ بھر نمک لاہوری اور آدھ پاؤ معمولی کپڑا دھونے کا صابن پیس کر تھوڑے پانی کی مدد سے بیر کے برابر گولیاں بنالی جائیں اور عمل تصعید کے ذریعہ جوہر حاصل کیا جائے اور جب زیریں ظرف میں گولیاں رکھی جائیں تو یہ خیال رکھا جائے کہ وہ ایک تہہ کی شکل میں بچھی رہیں نیچے اوپر نہ ہوں۔

عرق: ۱ تولہ ہڑتال کو ۲ تولہ نیم کی پتیوں کے آب افشردہ اور ۱۵ تولے شہد میں ملا کر اس قدر سحق کیا جائے کہ ۲ تولہ محلول خشک ہو جائے۔ پھر اس کو مائل الرقبہ کے ذریعہ تقطیر کیا جائے۔ یہ دو بوتلوں میں بھی کشید ہو سکتا ہے جن کو ایک ربر کی نلکی سے وصل کر لیا جائے۔ دوا والی بوتل آگ پر اور دوسری پانی میں رہے۔ آنچ کو تلوں کی اور ہلکی ہونا چاہیے عرق سیاہی مائل ہوتا ہے۔

روغن ۳ تولہ ہڑتال کو ہموزن بارود کے ساتھ ملا کر سحق کر کے گھڑیا میں ڈال کر آنچ دی جائے اور اس قدر تیز کیا جائے کہ بارود جلنے لگے۔ جب یہ جل چکتی ہے۔ تو ہڑتال مومیہ شکل میں ملتی ہے۔ اسے کسی مرطوب مقام میں رکھ دیا جائے۔ تو یہ سیال ہو جاتی ہے۔ اس سیال کو تقطیر کیا جائے تو روغن حاصل ہوتا ہے۔

دوسرا طریقہ:

ا تولہ ہڑتال ۱۲ عدد مغز تخم حب انجیر کے ساتھ ۳۶ گھنٹہ سحق کر کے پاتال جنتر کے ذریعہ روغن نکالا جائے۔

شنگرف سفید

رسکپور : مزاج گرم و خشک

بھاری سفید قلمدار ڈلیاں ہوتی ہیں۔ ذائقہ تیز کسیلا بے بو ہے
جو گرم پانی میں حل ہو جاتا ہے۔ پارہ نمک اور گندھک کا مرکب
ہے۔ لیکن پارہ کو غلبہ حاصل ہے۔ عام طور پر مصنوعی ملتا ہے

بنانے کی ترکیب :

دو حصہ پارہ کو ۳ حصے نمک کے تیزاب میں ڈال کر شیشہ
کے برتن میں تصعید کیا جائے اور پھر مصعد کو نمک لاہوری
ڈیڑھ حصے کے ساتھ سحق کر کے دوبارہ تصعید کیا جائے
یہی رسکپور ہوتا ہے اس کے بنانے میں بعض طریقوں میں پھٹکری
بھی استعمال ہوتی ہے۔ اس لئے بعض کیمیا دانوں نے اسے
پارہ پھٹکری بھی اور نمک کا مرکب لکھا ہے۔ جدید تجزیہ

بناتا ہے کہ حاصل شدہ رسکپور میں پھٹکری نہیں ہوتی بلکہ پھٹکری کا جز دیگر بنتے ہوتا ہے۔

تدبیر و تربیت:

۲ ماشہ رسکپور کو ۲ ار تولہ بجری کے دودھ میں سحق کر کے خشک کر دیا جائے۔

تشویہ:

ایک سیر شیر مدار میں ۲۰ ار ماشہ رسکپور کی سالم ڈلی ڈالکر ہلکی آنچ اس قدر دی جائے کہ تمام شیر جذب و خشک ہو جائے۔

تکلیس:

ار تولہ رسکپور کو ململ کے کپڑے میں پوٹلی باندھ کر ۴ ار تولہ شیر مدار میں ڈبو کر ہلکی آنچ پر شیر جذب کیا جائے۔ پھر رسکپور نکال کر ۴ ار تولہ عرق لیموں کاغذی کے ساتھ سحق کر کے عرق جذب کر دیا جائے اور پھر بقدر دانہ مٹر کے گولیاں بنا کر سایہ میں خشک کی جائیں اور پھر کوزہ گلی میں گل حکمت کر کے دو سیر یا جنگلی دشتی کی آگ دیجائے۔

جوہر: ۶ ار تولہ سیندور کے فرش پر ۲ تولہ رسکپور کے ٹکڑے رکھ کر عمل تصعید سے جوہر حاصل کیا جاتا ہے۔

دارچکنہ

دارچکنہ
مزاج گرم وخشک۔
رسکپور کی طرح ورقی سفید اور چمکدار ہوتا ہے۔
یہ پارہ اور سنکھیا کا مرکب ہے۔ عام طور پر مصنوعی ملتا ہے۔
بنانے کی ترکیب:
نو حصہ پارہ اور سات حصہ سنکھیا کو باہم ملا کر سحق کر کے کانچ کے برتن میں تصعید کیا جاتا ہے۔ اور مصعد دارچکنا ہوتا ہے۔
اس کی تدبیر۔ تشویہ اور تصعید کی بعینہ وہی ترکیبیں ہیں جو رسکپور کی ہیں۔
تکلیس میں فرق ہے۔
جو درج ذیل ہے۔
تکلیس: مغز حب السلاطین۔ لہسن مقشر۔ بلادر

ہر ایک دو تولہ لے کر شیر مدار میں پیس کر نقدہ بنایا
جائے اور اس میں ایک تولہ دار چکینہ رکھ کر گل حکمت
کر کے ۳ سیر جنگلی اُپلوں کی آگ دی جائے۔ اگر کسر رہ
جائے مزید ۲ سیر اُپلوں کی آگ دی جائے۔

نفوس: جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے۔ احیاد کو براہ راست ارواح سے بعض اوقات اچھی طرح متاثر نہیں کیا جا سکتا ایسی صورت میں نفوس کو واسطہ بنایا جاتا ہے۔ اس لئے انھیں موصل کہتے ہیں۔ اپنی فطری شکل میں یہ ایصال کا کام نہیں دے سکتے اس لئے ان میں کیمیاوی عملیات کئے جاتے ہیں۔ خود ان کے اپنے اثرات و فوائد کے لیے کیمیاوی عملیات ضروری نہیں کیونکہ یہ سب غیر سمی ہیں اور مہلک اثرات نہیں رکھتے۔ تاہم کیمیاوی عملیات کے زیر اثر ان کا فائدہ زیادہ اور انجذاب تیز ہو جاتا ہے اور یہ دیگر دواؤں سے مکیف ہو جاتے ہیں۔

نوشادر

مزاج : گرم و خشک

ملح امیونیا۔ عقاب

ایک سفید منجمد نمک ہے جو پانی میں حل ہو جاتا ہے۔ تین قسم کا ہوتا ہے۔ ایک معدنی جو گرم ممالک کی بعض کانوں سے نکلتا ہے۔ دوسرا آبی جو بعض قدرتی چشموں کے پانی میں محلول پایا جاتا ہے۔ اور پانی کو بذریعہ تبخیر اڑا کر حاصل کیا جاتا ہے تیسرا مصنوعی اور عام طور پر یہی ملتا ہے۔ اسے ایمونیا گیس سے بنایا جاتا ہے۔

ترکیب و تربیت :۔

نوسادر کا ایک ٹکڑا وزنی ۱۰ تولہ۔ گندھک کا سفوف ۲ تولہ اور روغن تلخ ۴ تولہ۔ ہلکی آنچ پر نوسادر کو تیل میں گرم کیا جائے جب اچھی طرح گرم ہو جائے تو آہنی چمٹی سے

نکال کر اس پر گندھک کا زرور کیا جائے۔ کچھ گندھک پگھل کر نوسادر میں جذب ہو جاتی ہے۔ باقی ماندہ الگ کر لی جائے اور دوبارہ پھر یہی عمل کیا جائے۔ تکرار عمل سے گندھک اس میں جذب کر دی جائے اور پھر اسے ایک موٹے کپڑے میں ملفوف کر کے ہاون دستہ میں سفوف کیا جائے اور ۱/۲ پاؤ پانی میں حل کیا جائے۔ اس محلول کو کپڑے میں چھان کر ایک چینی کے ظرف میں ڈال کر منہ پر کپڑا باندھ کر کھلی جگہ میں رکھ دیا جائے تاکہ پانی خود بخود خشک ہو جائے۔ اس طرح گول گول قلموں کی شکل بد بر نوسادر حاصل ہوتا ہے اور اپنے خواص میں نہایت قوی ثابت ہوتا ہے۔

جوہر نوسادر:

ساڑھے سات تولہ نوسادر اور ۵ تولہ نمک لاہوری باہم سحق کر کے عمل تصعید کیا جائے۔ ۲ سیر بیری کی لکڑی کی ہلکی آنچ دی جائے اور بالائی ظرف کو آب کا فور آمیز سے سرد کیا جائے۔

عرق نوسادر:

ایک مٹی کے ظرف میں پاؤ بھر بدار کے پتوں کا فرش دکھا ف دے کر ۵ تولہ نوسادر کا سفوف بیچ میں رکھ کر

ں جنتر کے ذریعہ تنکلیس کی جائے۔

روغن نوسادر:

۴ر تولہ نمک سیاہ پیس کر اس کے ۲ قرص بنائے جائیں۔ دونوں قرصوں کے بیچ میں ۱ر تولہ نوسادر کی ڈلی رکھ کر قرصوں کے کنارے باہم ملاکر آہنی کڑھائی میں رکھ کر ایک گھنٹہ اوسط درجہ کی آگ جلائی جائے اور پلٹ کر دوسرے رُخ کو ایک گھنٹہ آنچ دی جائے اور پھر نوسادر کو پیس کر ایک شیشی میں شیشے کی ڈاٹ لگاکر گل حکمت کر کے نمناک زمین میں ایک ہفتہ دفن کر دیا جائے۔ برآمد کرنے پر اسیال، روغن حاصل ہوتا ہے۔

دیگر:

ایک کڑھائی میں چونا ڈال کر ۱ر تولہ نوسادر رکھ دو پھر اس پر چونا ڈال کر آگ جلائی جائے اور جب تک آواز بند نہ ہو نہ اتاریں۔ اگر کسی جگہ سے بخارات نکلنے لگیں تو اس پر چونا اور ڈالیں سرد ہونے کے نوسادر کو نکال کر چینی کے پیالہ میں رات کو کھلے صحن میں رکھ دیں خود بخود تیل ہو جائے گا۔
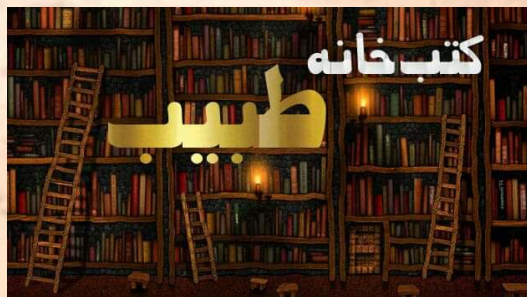
شورہ

شورہ: مزاج گرم و خشک۔

تیز کھاری دوا ہے۔ شورہ زمین سے حاصل ہوتا ہے۔ اس طرح کہ مٹی کو پانی میں گھول کر پانی نتھار کر عمل تبخیر کے ذریعہ عقد کیا جاتا ہے۔ تو شورہ دانہ دار سفوف کی شکل میں ملتا ہے اس کو پھر پانی میں گھول کر لکڑی کی پتلی پتلی تیلیاں ڈال کر دوبارہ بذریعہ تبخیر عقد کرنے سے قلمیں بن جاتی ہیں اور اس کو شورہ قلمی کہتے ہیں۔ آنچ دینے سے پگھل جاتا ہے۔ نیم فرار ہونے کی وجہ سے کچھ حصہ ضائع ہو جاتا ہے۔ آگ پر چنگاریاں دے کر جلتا ہے۔

ترتیب و تدابیر:

۱۰ تولہ شورہ قلمی کو ایک سیر آب درخت کیلا میں ملا کر مٹی کی ہانڈی میں منھ بند کر کے اس قدر پکایا جائے کہ ماہیت

شک ہو جائے تب سفوف کر لیا جائے۔ اس سے حدت کم ہو جاتی
ہے اور قوت ادراک بڑھ جاتی ہے۔

جوھر:

ایک سیر شورہ ایک سیر سجی سفوف کر کے ۲ اسیر پانی میں
اکر تبخیر کے ذریعہ عقد کیا جائے اور پھر عمل تصعید سے جوہر حاصل
کیا جائے۔

اس سے لطافت بڑھ جاتی ہے۔ تاثیر نفوذ اور خشکی میں بھی
اضافہ ہو جاتا ہے۔

جوھر:

شورہ صاف لے کر پیس کر کوری ہانڈی میں بقدر ۲ انچ
کے ایک تہہ بچھائیں اور اس کے اوپر سفوف تخم سروالی کا
بچھائیں۔ اسی طرح پھر شورہ بچھائیں۔ پھر سفوف تخم سروالی کا بچھائیں
اس طرح سات تہیں بنائیں۔ بعدہٗ اس ہانڈی پر دوسری ہانڈی اوندھا کر
رکھیں اور کناروں پر گل حکمت کر دیں اور دن بھر اوسط درجہ کی آنچ دیں
بعدہٗ کھول کر اوپری ہانڈی میں جمع شدہ کو اتاریں اور کام میں لائیں۔

پھٹکری: مزاج گرم و خشک

نرم معدنی مشہور چیز ہے۔ مختلف رنگوں میں پائی جاتی
ہیں۔ لیکن عام طور سے سرخ و سفید ملتی ہیں۔ اور یہی مستعمل ہیں

تدبیر و تربیت:

پھٹکری کو ہموزن قند سفید کے ساتھ ملا کر سحق کر لیا جائے

تشویہ:

ایک مٹی کے برتن میں پھٹکری کو چار سو درجہ فارن ہائٹ
کی حرارت پہ رکھا جائے۔ پہلے وہ پگھلتی ہے پھر رطوبت خشک
ہو کر سفید ہو جاتی ہے۔ اُس کو سفوف کر لیا جائے۔

تکلیس:

پانچ تولہ پھٹکری شیر مدار میں ۱۲ گھنٹہ سحق کی جائے
اور قرص بنا کر کوزہ گلی میں رکھ کر گل حکمت کریں۔ بعدہٗ چھ

اُپلوں کی آگ میں تکلیس کیا جائے پھر اس کو نکال کر ایک تولہ سیماب مصفّیٰ اضافہ کر کے شیر مدار میں حسب سابق سحق کیا جائے اور تکلیس کی جائے پھر نکال کر بغیر سیماب کے شیر مدار میں سحق کر کے تکلیس کی جائے۔

روغن :

۵ تولہ پھٹکری نیم کوب کر کے آتشی شیشی میں ڈالی جائے اور نیچے اوپر انسانی بال کتر کر بطور فرش و لحاف اس قدر رکھے جائیں کہ شیشی بھر جائے پھر بذریعہ پاتال جنتر روغن حاصل کیا جائے۔

روح :

حسب ضرورت پھٹکری لے کر بذریعہ تشویہ اسے سُرخ کر لیا جائے۔ پھر سحق کر کے اس کے وزن سے نصف پختہ اینٹ کا بُرادہ ملا کر مائل الرقبہ کے ذریعہ ہلکی آنچ پر عمل تقطیر کیا جائے۔

معصرہ کافی بڑا ہونا چاہیے ورنہ گیس سے پھٹ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ آگ جلانے کے تین گھنٹہ بعد قاطر ٹپکنے لگتا ہے۔ اس کے بعد آنچ تیز کر دی جائے۔ اور مزید ۴ گھنٹہ تک تیز آنچ دی جائے۔ پھر ہلکی آنچ پر ۲ گھنٹہ اور یعنی کل

۲۴ گھنٹہ رہنے دیا جائے۔

اچھی طرح سرد ہونے کے بعد قاطر کو نکال کر حمام بخاریہ پر دوبارہ تقطیر کیا جائے تو لطیف اور سفید ستیال حاصل ہوتا ہے۔ یہی روح تھیٹکری ہوتی ہے۔

کافور

مزاج: سرد و خشک :- مشہور چیز ہے۔ آتشگیر فراری۔ سفید رنگ تیز بو اور ہلکے وزن کے ٹکڑے ہوتے ہیں۔ پانی میں حل نہیں ہوتا لیکن روغن اسپرٹ میں حل ہو جاتا ہے۔ درخت سے حاصل کیا جاتا ہے اور جنوب مشرق ایشیا کے ملکوں سے آتا ہے نقلی کافور دار چینی کے درخت سے بنایا جاتا ہے اصل کافور کی پہچان یہ ہے کہ اگر اسے شیشہ کی ظرف میں رکھ کر نیچے ہلکی آنچ دیجائے تو وہ پگھلنے لگتا ہے۔

تدبیر تربیت: ایک تولہ کافور کو ایک تولہ برانڈی یا اسپرٹ میں سحق کیا جائے یہاں تک کہ خشک ہو جائے اور سفوف بن جائے۔

تصعید: کافور اور برگ سماق ہم وزن لے کر اچھی طرح سحق کیا جائے اور موٹی موم بتی یا کڑوے تیل کے چراغ کی آنچ پر قدرے تصعید کیا جائے

روغن: کافور کو حسب ضرورت شراب مقطر میں حل کر کے شراب کے ہم وزن گرم پانی کا اضافہ کیا جائے اور پھر عمل تقطیر کیا جائے۔ جب شراب اپنے وزن کے مطابق مقطر ہو جاتی ہے۔ تو قرع میں پانی اور روغن کافور باقی رہ جاتا ہے۔ دونوں کو حسب قاعدہ علیحدہ کر لیا جاتا ہے۔

روغن: ایک حصہ کافور کو دو حصہ حکمی مٹی کے ساتھ پیس کر پانی میں گوندھ کر شیاف بنالی جائیں اور بذریعہ قرع انبیق تقطیر کی جائے۔ قاطر میں نیچے پانی اور اوپر روغن ہوتا ہے جسے حسب قاعدہ علیحدہ کر لیا جاتا ہے۔

اجساد

ان دھاتوں کو کہتے ہیں۔ جو حرارت کے زیر اثر پھیل اور سکڑ سکتی ہیں۔ انسان کی جسمانی ساخت میں مختلف عناصر پائے جاتے ہیں۔ اور ان کی کمی اور بیشی سے نظام صحت بگڑ جاتا ہے۔ اس نقصان کی تلافی کے لیے ان اجزاء کو جسم میں پہنچایا جاتا ہے جو کم ہو گئے ہیں۔ یہ معدنی عناصر حیوانات و نباتات میں بھی پائے جاتے ہیں۔ اور اس لیے حیوانی دوائیں اور نباتاتی اجزا بھی اس کمی کو پورا کرتے ہیں۔ مثلاً فولاد کی کمی ہڈی کے اندر کے گودے۔ کیلا۔ آملہ اور انار وغیرہ سے پوری کی جا سکتی ہے۔ لیکن بعض اوقات یہ معدنی اجزا براہ راست جسم انسانی میں پہنچانے پڑتے ہیں اور چونکہ یہ اپنی طبعی حالت میں اس قابل نہیں ہوتے کہ ان کو جسم انسانی جذب کر سکے یا نظام ہضم ان کو قبول کر سکے۔ اس لیے ان پر

مختلف کیمیاوی اعمال کیے جاتے ہیں۔ تاکہ ہضم اور جذب کے قابل ہو جائیں۔ ایک دوسرا مقصد اور بھی ہوتا ہے اور وہ یہ کہ بعض نباتاتی ادویہ کے اثرات ان معدنیات میں منتقل کیے جاتے ہیں۔ اور پھر یہ دوا بطور ایک رابطہ کے استعمال کی جاتی ہے۔

تمام ذوی الاجساد ناقابل انجذاب ہیں۔ البتہ جسم کی بعض ذاتی رطوبتیں مثلاً معدہ کے اندر کا تیزاب ان پر عمل کر کے قابل انجذاب بنا سکتی ہیں۔

لیکن بہت کم صرف سونا۔ چاندی خلزاتی چیزیں ایسی ہیں کہ جن کو بغیر کسی عمل کیمیاوی کے اطبا استعمال کراتے ہیں اور ان کے ورق اکثر معاجین اور جوارشات میں شامل کیے جاتے ہیں۔ جدید علم الکیمیا اس کو بے قاعدہ خیال کرتا ہے لیکن اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ نتیجہ کے لحاظ سے وہ اثر ضرور رکھتے ہیں کیونکہ جن ادویہ کے ساتھ یہ ملائے جاتے ہیں۔ ان دواؤں کا کیمیاوی عمل ان کو جذب اور ہضم کے قابل بنا دیتا ہے۔

تمام ذوی الاجساد پر اگرچہ مختلف کیمیاوی عمل کیے جاتے ہیں۔ لیکن زیادہ تر ان کی تکلیس ہی کی جاتی ہے۔

اس عمل تکلیس میں بنیادی تبدیلیاں صرف دو ہی قسم کی ہوتی ہیں۔ اگرچہ اس کے طریقے سیکڑوں اور ہزاروں ہیں۔

دراصل ہوا کے اندر جو مختلف قسم کی گیسیں ہیں ان میں سے دو گیسیں ذوی الاجساد کو مکلس بناتی ہیں۔

۱۔ آکسیجن (نسیم)

۲۔ کاربالک ایسڈ گیس (دخان)

یہ دونوں گیسیں ان دھاتوں کے اندر نفوذ کر جاتی ہیں اور ان کے اجزائے اولیہ یعنی جوہر مفرزہ کو منتشر کر دیتی ہیں۔ جس سے ان کا باہمی اتصال کمزور ہو جاتا ہے۔ اس طرح دھات کی سختی نرمی سے تبدیل ہو جاتی ہے۔ اور وہ جسم کی رطوبات میں جذب ہو جانے کے قابل بن جاتی ہیں۔

جدید علم الکیمیا کی اصطلاح کے مطابق آکسیجن کے ذریعہ بننے والا کشتہ کو آکسائیڈ اور دخان کے ذریعہ بننے والے کشتہ کو کاربونیٹ کہتے ہیں۔

اس سلسلہ میں مطلوبہ چیز کو مختلف بوٹیوں کے عرق میں بجھایا جاتا ہے یا کھرل کیا جاتا ہے یا پڑا رہنے دیا جاتا ہے۔

یہ سب کچھ اس لئے ہوتا ہے کہ ان بوٹیوں میں آکسیجن یا کاربالک ایسڈ گیس محفوظ ہوتی ہے اور اس طرح یہ چیز زیر عمل دھات کے اندر داخل کی جاتی ہے۔ اس کے بعد حرارت پہنچانے سے اس کا نفوذ مکمل ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات یہ مقصد ایک ہی دفعہ میں حاصل ہو جاتا ہے اور ایسا کشتہ صرف

ایک آنچ میں تیار ہونے والا کشتہ کہلاتا ہے۔ بعض اوقات اس عمل کو بار بار کرنا پڑتا ہے تب جاکر کہیں عمل تکلیس پورا ہوتا ہے۔

عمل تکلیس کے لیے بیشتر حرارت کا استعمال کیا جاتا ہے لیکن یہ لازمی اور ضروری چیز نہیں ہے۔ بہت سے کشتے بغیر آگ کے بھی تیار ہو جاتے ہیں۔ تمام آکسائڈ مکلسات پیلے رنگ کے اور تمام کاربونیٹ سفید و شفاف ہوا کرتے ہیں۔

دھاتوں کا تصفیہ

کسی کیمیاوی عمل سے پہلے دھات کو صاف کرنا ضروری ہے تمام دھاتوں کے لیے تصفیہ کا طریقہ یہ ہے کہ جو دھاتیں اوسط درجہ کی آنچ پر پگھل جاتی ہیں جیسے قلعی سیسہ۔ چاندی سونا وغیرہ ان کو پگھلا کر اور جو سخت ہیں اور اونچی حرارت پر پگھلتی ہیں۔ ان کے پتروں کو آگ میں تپا کر سرخ کرکے بالترتیب حسب ذیل چیزوں میں بجھایا جاتا ہے۔ روغن کنجد میں تین بار۔ دہی میں تین بار۔ جوشاندہ کلونجی میں تین بار جوشاندہ حب القلقل میں تین بار

پگھلی ہوئی سودھاتوں کو بجھانے میں احتیاط کرنا چاہیے کہ جس برتن میں ان کو بجھایا جائے اس کا منھ چھوٹا اور تنگ ہو۔

اس کے طریقہ کے علاوہ بھی تصفیہ کے علاحدہ علیحدہ طریقے آئندہ بیان ہوں گے۔

ماء الحیات

دھاتوں کے کشتہ کو پھر اصلی حالت میں لوٹایا جا سکتا ہے۔ شہد گھی اور سہاگہ کا مخلوط ماء الحیات کہلاتا ہے۔ اس مرکب میں کسی مکلس دھات کو گوندھ کر آگ پر پگھلائیں تو دھات کی اصل شکل نمودار ہوتی ہے۔

سونا

طلا۔ ذہب: مزاج گرم یا معتدل مائل بحرارت

یہ زمین سے ذرات کی شکل میں حاصل ہوتا ہے جن کو صاف کر کے پگھلا کر سانچوں میں ڈھال لیتے ہیں۔ خالص سونے میں مضر اور ناقص اجزا بہت کم ہوتے ہیں۔ اس لیے اس کا تصفیہ ایسا ضروری نہیں ہوتا۔

تدبیر:

۱ر تولہ عرق گلاب میں ایک تولہ سونے کا برادہ اس حد تک سحق کیا جائے۔ کہ برادہ سفوف کی شکل میں ہو جائے۔ تو اس میں انجذاب کی صلاحیت اور گلاب کے اثرات پیدا ہو جاتے ہیں۔

تکلیس:

۱ر تولہ سونے کے برادہ کو جو کہ گلاب میں سحق کر لیا گیا ہو۔

اس کو گلاب کی تازہ پتی کی لگدی میں رکھ کر کوزہ گلی میں رکھ کر گل حکمت کر کے سات سیر آپلوں کی آگ دیجائے اور یہ عمل پندرہ بار کیا جائے عمدہ کشتہ تیار ہوگا۔

دیگر:

۱ تولہ بنگلہ پان کے آب افشردہ میں ۱ تولہ سونے کے ورق سحق کر کے قرص بنا کر ۲ تولہ بنگلہ پان کے نغدہ میں رکھ کر ۱۰ دس سیر آپلوں کی آگ دیں طلا مکلس ہوگا۔

شناخت:

مکلس طلا آب لیموں میں حل کرنے سے سرخ ہو جاتا ہے

تصعید:

۱ تولہ برادہ طلا ۲ تولہ سیماب دونوں کو ملا کر اس قدر سحق کیا جائے۔ کہ یکساں سفوف بن جائے۔ پھر اس میں ۱ تولہ نوشادر کا اضافہ کیا جائے اور حسب معمول جوہر اڑائیں پھر پیالوں کو کھول کر جو کچھ جوہر اوپر کے پیالے میں ملے اس کو باقی ماندہ سفوف کے ساتھ ملا کر وزن کیا جائے اور جتنا وزن کم ہو۔ اسی قدر پارہ ملا کر پھر حسب سابق جوہر اڑائیں یہی کام بار بار کیا جائے۔ یہاں تک کہ پورا سفوف جوہر بن کر اوپر کے پیالے میں جا لگے اور نیچے کے پیالے میں کچھ باقی نہ رہے۔

تحلیل:

شورہ کا تیزاب ۶ ماشہ۔ نمک تیزاب ۸ ماشہ۔ دونوں کو ملا کر ایک بڑی بوتل میں ڈال کر ۲ ماشہ برادہ سونا اس میں ڈال دیا جائے۔ وہ حل ہو جائے گا۔ تب اس میں ۱۲ تولہ آب مقطر ملا لیا جائے۔ اس کو ماء الذہب کہتے ہیں۔

روغن:

۶ ماشہ ورق طلا کو ۳ تولہ آب لیموں میں سحق کریں اور ہلکی آنچ پر رطوبت خشک کر دی جائے اور اس عمل کی تکرار کی جائے۔ چند مرتبہ کے بعد ورق طلا غلیظ محلول میں تبدیل ہو جاتے ہیں اس کو روغن طلا کہتے ہیں۔

چاندی

چاندی : نقرہ ، سیم ۔ مزاج : سرد و خشک
مشہور معدنی چیز ہے ۔ سونے سے وزن اضافی میں کم ہوتی ہے ۔ لیکن پھیلنے اور دباؤ سے بڑھنے کی صلاحیت کافی ہوتی ہے اہل کیمیا اسے گندھک ایک حصّہ اور پارہ دس حصّے سے مرکب مانتے ہیں ۔

تصفیہ :
برگ گندنا سبز ۱۲ تولہ پاؤ بھر پانی میں پیس کر اس میں ایک تولہ چاندی کو ۲۱ مرتبہ بجھایا جائے ۔

تدابیر :
ورق نقرہ ۔ طباشیر ۔ ست گلو ۔ دانہ ہیل خورد سب چیز دل کو ۱۲ گھنٹہ عرق گلاب میں سحق کر کے سفوف بنایا جائے ۔
تکلیس :۔ چاندی ایک تولہ کے پترہ کو آب انار ترش

میں ایک سو بار بجھا کر ایک پاؤ برگ انار ترش کے نغدہ میں رکھ کر
۱۰ ار سیر جنگلی اپلوں کی آنچ دی جائے۔

دوسرا طریقہ :۔

ہڑتال طبقی۔ لوڑہ کھار یہی دونوں کو ملیں کہ ایک آنجی، آب نار سیدہ
ہانڈی میں ڈال کر ہانڈی کا منہ بند کر دیا جائے۔ ایک ہفتہ
کے بعد ہانڈی کے باہر کافی مقدار میں نمک نکل کر جم جاتا ہے
یہی نمک بحفاظت علیحدہ کر لیا جائے اور ایک ماشہ نمک
خالص چاندی کے روپیہ پر لعاب دہن کے ذریعہ لیپ کر کے
دو اپلوں کے بیچ رکھ کر آگ دے دی جائے۔ مکلس ہو جاتا ہے

شناخت :

لونگ کے ہمراہ کھرل کرنے سے مکلس سیم سیاہ ہو جانا
چاہیئے۔

تصعید :

برادہ چاندی ۱۰ اور دس ماشہ نوسادر ۵ ماشے ۳ گھنٹے کھرل
کرنے کے بعد حسب معمول تصعید کیا جائے۔

تحلیل :

برادہ چاندی ۳ ماشے تیزاب خاروقی ۲ تولہ میں ڈال کر
شیشی کو مضبوط ڈاٹ لگانے کے بعد دھوپ میں رکھ دیا جائے
تھوڑی دیر میں برادہ حل ہو جاتا ہے۔ اس محلول میں عرق گلاب

پانچ تولہ اضافہ کر دیا جائے۔

روغن:

پہلے نوسادر ایک سیر اور چکنی مٹی ۲ سیر باہم ملا کر عمل تقطیر کیا جائے۔ اس طرح نوسادر کا تیزاب حاصل ہوتا ہے۔ اس تیزاب میں ۵ تولہ ورق نقرہ ملا کر بوتل کو دھوپ ہی میں رکھ دیا جائے جب اس میں حل ہو جائے تو ہلکی آنچ پر رطوبت خشک کر دی جائے۔ سفوف بچ رہتا ہے۔ اس کو متعدد مرتبہ پانی سے دھویا جائے تاکہ تیزاب کا اثر زائل ہو جائے۔ پھر اس سفوف کو پارہ سے ڈھانپ کر کسی گرم جگہ میں دو ہفتہ رکھا جائے۔ تو یہ غلیظ روغن میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اس میں سے پارہ کو علیحدہ کر لیا جائے۔

تانبہ: مس، نحاس۔ مزاج گرم وخشک
سُرخی مائل زرد رنگ کی مشہور دھات ہے۔ جو اپنی نرمی
اور پھیلاؤ کی صلاحیت کی وجہ سے ظروف سازی میں مستعمل
ہے۔

تصفیہ:
روغن کتان۔ ترش دہی۔ آب نمک۔ اور کانجی میں بالترتیب
سات سات بار بجھا دیا جائے۔

تدبیر:
چونکہ یہ دھات خام شکل میں داخلاً بالکل استعمال نہیں
ہوتی ہے۔ اس لئے تدبیر کے سلسلہ میں بھی اس کا عرق یا مکلس
استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے دو طریقے ہیں۔

پہلا: دار فلفل۔ لونگ۔ جوزبوا۔ دارچینی۔ نمک

دانہ ہیل خورد۔ نارمشک زعفران بسباسہ۔ ہموزن ملاکر سفوف کیا جائے اور تانبے کا کوئی کیمیادی محصلہ اس سفوف کے ساتھ برابر وزن کے حساب سے ملاکر استعمال کیا جائے اس سفوف کو نورس کہتے ہیں۔

دوسرا:۔ ہلیلہ۔ بلیلہ۔ آملہ۔ شیطرج۔ ہلیلہ کابلی۔ فلفل سیاہ دار فلفل۔ زنجبیل۔ ہم وزن ملاکر سفوف بنایا جائے اور اس میں ہم وزن تانبہ کا کوئی محصلہ کیمیادی ملاکر سحق کرلیا جائے۔ بعض لوگ اسے نورس کہتے ہیں۔

تشویہ:

۲۰ گرام تانبہ کا پترہ بناکر کڑاہی میں رکھ کر ببیل کی لکڑی کی آنچ دی جائے اور بیخ کنیر سفید کا شیرہ ایک ایک قطرہ ۳۶ گھنٹہ تک ٹپکایا جائے تاآنکہ تانبا سفید ہو جائے۔

احراق:

تانبہ کا پیسہ آگ میں سرخ کرکے گندھک کے سفوف پر رکھ کر اوپر سے قدرے سفوف گندھک ڈال کر جلدی سے مٹی کا کوزہ اس پر ڈھک دیا جائے اور چاروں طرف مٹی سے بند کر دیا جائے تاکہ دھواں نہ نکلنے پائے اور جب آبخورہ ٹھنڈا ہو جائے تو پیسہ نکال کر سندان پر رکھ کر ہتھوڑے سے چوٹ دی جائے۔ اس طرح محرق برادہ علیحدہ ہو جاتا ہے۔ بقیہ پر پھر یہی عمل کیا جائے یہاں تک کہ سب محرق ہو جائے۔

تکلیس:

برادہ مس ایک پاؤ کو لعاب گھیگوار ایک پاؤ میں کھرل کر کے کوزہ گلی میں گل حکمت کر کے ۵ سیر اُپلوں کی آگ دی جائے اور ایک سو بار تکرار عمل کیا جائے۔ عمدہ کشتہ ہوتا ہے۔

دوسرا طریقہ:۔

ایک تانبہ کا پیسہ لعاب دہن سے تر کریں اور سمندر سوکھ کو اس پر دو جانب چسپاں کر لیا جائے اور پھر اسے ایک سجی کے لغدہ میں رکھ کر ۲۰ سیر اُپلوں کی آنچ دی جائے۔

شناخت:

مکلس نحاس کی شناخت یہ ہے کہ ترش دہی میں ملانے سے اس میں سبز رنگ نہ پیدا ہو۔

روغن:۔ مس کے مکلس کو نمک ملے ہوئے سرکہ مقطر میں بھگو یا جائے۔ اگر سبزی پیدا ہو جائے تو سرکہ بدل دیا جائے۔ یہاں تک کہ سبزی پیدا ہونا بالکل بند ہو جائے۔ اس کو قرع انبیق کے ذریعہ تقطیر کیا جائے تو ماہیت قاطر کی شکل میں خارج ہو جاتی ہے اور قرع میں سیال مس بصورت روغن ملتا ہے۔

رانگ

رانگہ: قلعی: رصاص ابیض مزاج: سرد خشک

تصفیہ: روغن کتاں آب ترپھلہ. آب مولی. آب کانجی وغیرہ میں، بار بجھائیں

تدبیر: قلعی کو پگھلا کر ہموزن سیماب ملایا جائے اور سفوف کر کے فلفل سیاہ اس سفوف کے ہموزن ملا کر بارہ سے چوبیس گھنٹہ تک سحق کیا جائے۔

احراق: ایک تولہ قلعی کو مٹی کے برتن میں گلا کر پانچ تولہ قرنفل کا سفوف تھوڑا تھوڑا ڈالا جائے اور تازہ چوب نیم سے چلایا جائے یہاں تک کہ تمام سفوف اس کے اندر جل نہ جائے۔ اس سفوف کو ایک شیشی میں بند کر کے ایک ہفتہ نمناک زمین میں دفن رکھا جائے۔

تکلیس: ایک تولہ قلعی کو باریک کتر کر ۱۰ تولہ دودھی خورد کے درمیان رکھ کر دو سکوروں میں گل حکمت کرنے کے بعد ۱۰ سیر اپلوں کی آگ دی جائے۔

دیگر: قلعی ایک تولہ پگھلا کر ایک تولہ پارہ اس میں ڈالیں. بعدہ دو لیموں کے رس میں کھرل کر کے گولیاں بنا کر مہندی کی ایک پاؤ لگدی میں رکھ کر گل حکمت کریں۔ محفوظ مقام پر آگ قریب چار سیر کی دیں۔ نہایت عمدہ کشتہ ہوگا۔

سیسہ : اسرب : رصاص اسود :

مزاج : سرد و خشک

میلے رنگ کی دھات ہے جو گندھک کے ساتھ ملی ہوئی زمین سے نکلتی ہے۔ اس کو آنچ دینے سے گندھک جل جاتی ہے اور سیسہ باقی رہ جاتا ہے۔

تصفیہ : لوہے کے برتن میں گلایا جائے اور سطح پر جو میل آئے اس کو صاف کیا جائے اور پھر سرد کر لیا جائے۔ یہ واضح رہے کہ اگر زیادہ دیر تک آنچ دی جاتی ہے تو تمام سیسہ ہی جل کر میل بن جاتا ہے۔

تدابیر: پہلے سیسہ کو کوٹ کر پتلے پتلے ورق بنائے جائیں پھر قینچی سے کاٹ کر ان کے چھوٹے چھوٹے ریزے کئے جائیں اور کھرل میں ڈال کر لعاب اسبغول کے ساتھ

سحق کیا جائے۔ جب دودھ کے سے جھاگ اوپر آنے لگیں تو خشک کرکے سفوف بنالیا جائے۔

احراق : ۵ تولہ سیسہ لوہے کی کڑاہی میں تیز آنچ پر پگھلایا جائے اور پھر شورہ قلمی ۲۵ تولہ کا سفوف تھوڑا تھوڑا ڈالا جائے اور حل کیا جائے بالآخر تمام دوا کا سرخ رنگ کا سفوف بن جائے گا۔

تکلیس : سیسہ ۱ تولہ کا درخت پیپل ۸ تولہ کی کولیوں کے نغدہ میں رکھ کر گل حکمت کرنے کے بعد ۵ سیر اُپلوں کی آگ دی جائے۔

دوسرا طریقہ : سیسہ کو لوہے کے برتن میں پگھلا کر سہنجنہ کے درخت کی لکڑی سے چلایا جائے یہاں تک کہ تمام سیسہ سبزی مائل میلے رنگ کا سفوف بن جائے۔

شناخت : سیسہ کا مکلس آگ پر سرخ ہو جانا چاہیے

نمک : سیسہ کے بڑے بڑے پیڑوں کو شور زمین میں ہی دفن کر دیے جائیں۔ اور ۲ سال کے بعد انھیں نکالا جائے تو سیسہ کی سطح پر نمک جمع ہو جاتا ہے اس کو جھاڑ لیا جائے۔

جست

جست : روح توتیا: مزاج : سرد و خشک
مشہور معدنی چیز ہے۔ یہ بھی گندھک کے ساتھ ملا ہوا نکلتا ہے۔ اور پھر اس کے ساتھ کوئلہ ملا کر عمل تعطیر کرنے سے خالص ہو جاتا ہے۔ اپنی خالص حالت میں سفید رنگ کا ہوتا ہے
تصفیہ: جست کو گلا کر ۱۲ مرتبہ روغن کنجد میں بجھایا جائے
تدابیر:
۱۔ ۱ر ماشہ برادہ جست ۱ر تولہ نوسادر ڈیڑھ پاؤ عرق لیموں سب چیزوں کو تانبہ کے بے قلعی برتن میں لوہے کے دستہ سے پیس کر سفوف کر لیا جائے۔

۱۔ احراق:
جست کہنہ کو لوہے کے ظرف میں ڈال کر تیز آنچ پر گھلایا جائے اور بتھوے کے ساگ کا نچوڑا ہوا پانی قدرے قدرے

ٹپکایا جائے۔ یہاں تک کہ دوا سفوف میں تبدیل ہو جائے۔

تکلیس:

۱ر تولہ توتیا پانی میں گھول لیا جائے پھر ۱ر تولہ بُرادہ جست اور ۱ر تولہ سیماب لے کر اس پانی میں سحق کرکے ٹکیاں بنالی جائیں اور گل حکمت کرنے کے بعد ۵ سیر اُپلوں کی آگ دی جائے۔

دیگر:

سبز شاترہ پیس کر جست ۳ر تولہ پر تھوپ دیں اور کپڑا لپیٹ کر گل حکمت کریں اور تیز آنچ میں یک شبانہ روز رکھیں پھر نکال کر پیس لیں۔

فولاد

فولاد : آہن۔ حدید
مزاج : گرم و خشک

فولاد لوہے کی ایک قسم ہے۔ لوہا مشہور معدنی چیز ہے۔ جو گندھک اور آکسیجن کے ساتھ ملا ہوا بکثرت زمین میں پایا جاتا ہے۔ حرارت دینے سے گندھک اور آکسیجن خارج ہو جاتی ہیں۔ اس وقت یہ نرم ہوتا ہے اور اسے کچا لوہا کہتے ہیں۔ اس کو گلا کر سانچوں میں ڈھالا جاتا ہے اور اگرچہ یہ اس طرح سخت ہو جاتا ہے لیکن قابل شکستگی ہوتا ہے۔ پھر اسے گرم کر کے بھاری بھاری بیلنوں سے پریس کیا جاتا ہے۔ جس سے اس کا تخلخل کم سے کم ہوتا جاتا ہے اور اس میں لوچ اور لچک پیدا ہو جاتی ہے۔ اسے کمایا ہوا لوہا کہتے ہیں۔ اس کو مزید گرم کر کے پانی میں بجھایا جاتا ہے تو یہ

بہت سخت ہو جاتا ہے۔ پھر یہ فولاد کہلاتا ہے۔ اور یہ اعلیٰ قسم خیال کی جاتی ہے۔

تصفیہ:

فولاد کے پتروں پر پہلے قلعی چڑھائی جائے پھر ان کو آگ میں گرم کیا جائے۔ اور جب قلعی پگھلنے لگے تو جوشاندہ پوست جامن اور جوشاندہ ترپھلہ میں بالترتیب بجھایا جائے مجموعی طور پر یہ عمل پانچ مرتبہ کیا جائے۔

تدبیر:

برادہ فولاد اور نوسادر ہموزن لے کر چار گنا لعاب گھیگھوار میں کھرل کر کے سفوف بنایا جائے۔

تکلیس:

برادہ فولاد ۷ تولہ گندھک آملہ سار نوسادر ہر ایک ۲ تولہ سب چیزیں آدھ پاؤ سرکہ جامن اور آدھ سیر لعاب گھیکوار میں سحق کر کے کوزہ گلی میں گل حکمت کر کے ۲۰ سیر اُپلوں کی آنچ دی جائے۔

دوسرا طریقہ:

۶ تولہ برادہ فولاد کو چھوٹی جامن کے آب افشردہ میں اس قدر سحق کیا جائے کہ سوا دو سیر پانی جذب ہو جائے یہ بغیر آگ کے مکلس ہو جاتا ہے۔

تحلیل :

۱ تولہ برادہ فولاد کو ۳ پاؤ آب انار قندھاری میں
ڈال کر ایک شیشہ کی بوتل میں شیشے ہی کی ڈاٹ لگا کر کسی
کھلی جگہ رکھا جائے جہاں دھوپ اور شبنم دونوں کا گذر ہو
تقریباً ایک ہفتہ میں فولاد محلول ہو جاتا ہے

تقطیر :

لوہے کی کڑھائی میں ۵ تولہ فولاد کے تار ڈال کر آب
انار ترش یا آب جامن ڈھائی سیر اور ترپھلہ نیم کوب ڈیڑھ
سیر الائچی خورد نیم کوب ۱ تولہ اضافہ کیا جائے اور ہر روز
اس کو چلا دیا جائے۔ ایک ہفتہ بعد موٹے کپڑے میں چھان
لیا جائے اور قرع انبیق کے ذریعہ تقطیر کیا جائے۔

روغن :

برادہ فولاد کو نمک ملے ہوئے سرکہ مقطر میں بھگو دیا
جائے اور جب سرکہ کی رنگت تبدیل ہو جائے تو اسے پھینک کر
تازہ مقطر سرکہ ڈال دیا جائے۔ یہ عمل چار مرتبہ کیا جائے۔ پھر صاف پانی سے دھو کر
فی تولہ برادہ فولاد کے لئے دس تولہ نار الجبریت اور بیس تولہ پانی کے محلول
میں ڈال کر کسی گرم جگہ رکھ دیا جائے۔ چند یوم میں فولاد اس میں حل ہو جاتا
ہے تب ہلکی آنچ میں اسے خشک کر لیا جائے۔ سفوف باقی
رہ جاتا ہے اور فولاد اس میں حل ہو جاتا ہے۔ تب ہلکی آنچ پر

اس کو خشک کر لیا جائے۔ سفوف باقی رہ جاتا ہے۔
اس پر عمل تصعید کیا جائے اور پھر مصعد کو کسی مرطوب
جگہ پر رکھ دیا جائے تو وہ سیال ہو کر بشکل روغن
ملے گا۔

فولاد کا زنگ

خبث الحدید:

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے یہ فولاد کا زنگ ہوتا ہے جو رطوبت کے اثر سے فولاد کی سطح پر جمع ہو جاتا ہے۔ یہ دراصل آئرن آکسائڈ ہوتا ہے۔ جسے فولاد مکلس بھی کہہ سکتے ہیں پھر بھی خبث الحدید کی تکلیس کی جاتی ہے جس کی منشا یہ ہوتی ہے کہ بعض دواؤں کی قوت اس میں جذب ہو جائے۔ نیز تکلیس اور مکمل ہو جائے۔

تدبیر:

خبث الحدید کو سرکہ تند میں آٹھ یوم تر کر کے عمل تبخیر کے ذریعہ خشک کر لیا جائے۔

تشویہ: پانچ تولہ خبث الحدید سفوف کر کے کڑھائی میں ڈال کر ایک سیر ترش دہی اوپر سے ڈال کر

آگ جلائی جلائی جائے اور آہنی دستہ سے حرکت دی جائے جب دہی خشک ہو جائے تو ایک سیر گائے کا دودھ ڈال کر اسی طرح خشک کر لیا جائے۔

تکلیس: بیس تولہ سفوف پوست بیخ مدار کو شیر مدار میں تر کر کے خشک کر لیا جائے اور خبث الحدید کے سفوف کو فرش ولحاف سفوف پوست بیخ مدار کا دے کر برتن کو گل حکمت کر کے خشک کر کے ۲۴ گھنٹہ اُپلوں کی آگ دیجائے عمدہ کشتہ ہو گا۔

تخمیر:

خبث الحدید ۵ تولہ فلفل سیاہ ڈیڑھ تولہ، سہاگہ ڈیڑھ تولہ۔ قند سیاہ کہنہ آدھ سیر۔ مویز ایک سیر۔ لعاب گھیکوار پانچ سیر۔ تمام داوں کو روغنی مٹکے میں ڈال کر منہ گل حکمت کریں۔ گیہوں کے بھوسہ میں دفن کر دیا جائے۔ گرمیوں میں ایک ہفتہ جاڑوں میں دو ہفتہ کے بعد کھول کر اوپر سے عرق نتھار لیں۔

نمک :

کلورین اور سوڈیم دھات کا قدرتی مرکب ہے۔ کلورین ایک تیزابی گیس ہوتی ہے۔ اور سوڈیم سفید رنگ کی بہت نرم اور ہلکی دھات ہے۔ بہت معمولی حرارت پر پگھل جاتی ہے پانی سے ہلکی ہونے کی وجہ سے پانی کی سطح پر تیرتی ہے۔ جب اسے کاٹا جائے تو کٹی ہوئی سطح چاندی کی طرح چمکتی ہے۔ کپڑا دھونے اور دھونے اور کھانے کا سوڈا بھی اسی کے مرکبات ہیں۔ ہوا سے آکسیجن جذب کر لینے کی بنا پر مکلس ہو جاتی ہے اور اگر ہوا مرطوب ہو تو اجزائے مائیہ جذب کر لینے سے ایک خاص کیمیادی تبدیلی ہو جاتی ہے۔ جس سے سوڈا کاسٹک بن جاتی ہے۔

نمک بنیادی طور پر دو قسم کا ہوتا ہے۔ معدنی جو پتھر کی طرح زمین سے حاصل کیا جاتا ہے اور سمندری جو پانی میں

محلول ہوتا ہے۔ اور سمندر کے پانی کے علاوہ مختلف شور جھیلوں سے بھی حاصل کیا جاتا ہے۔ پانی سے نمک اس طرح بھی حاصل کیا جاتا ہے کہ آگ پر پانی کے رطوبی اجزا کو خشک کر دیا جائے۔ اس طرح نمک بچ رہتا ہے۔ لیکن عام طور پر یہ کیا جاتا ہے کہ سمندر یا نمک والی جھیلوں کے پانی کو زمین میں گڑھے کھود کر بھر دیا جاتا ہے اور مائیت زمین میں جذب ہو جاتی ہے تو نمک بچ رہتا ہے۔

تشویہ: نمک کی ڈلی کو آگ میں گرم کر لیا جاتا ہے۔ یا کسی برتن میں آگ پر اس حد تک حرارت دی جائے کہ وہ جلے نہیں اس طرح خشکی اور بڑھ جاتی ہے۔

روح: پہلے نمک کو پانی میں حل کر کے حرارت کے ذریعہ منعقد کیا جائے تین بار یہ عمل کیا جائے۔ پھر حاصل شدہ نمک کو پانی سے نم کر کے ہموزن گل ملتانی یا گل ارمنی کے ساتھ سفوف کر کے گولیاں بنائی جائیں اور خشک ہونے کے بعد مائل الرقبہ کے ذریعہ تقطیر کیا جائے اور آنچ بتدریج تیز تر کی جائے پہلے عرق آتا ہے اور پھر روح حاصل ہوتی ہے۔ اسے اشتعال پذیری سے پہچانا جا سکتا ہے۔ اور قاطر تو تقطیر کر کے زیادہ طاقتور بنایا جا سکتا ہے۔

روغن یا تیزاب: ڈیڑھ سیر نمک ۳ سیر چکنی مٹی اور ۲ سیر

بادآورد سب چیزوں کو ایک لمبی گردن والے قرع انبیق میں ڈالکر حرارت بتدریج تیز سے تیز تر دی جائے اور قاطر کو پھر مکرر تقطیر کیا جائے تو اولا پانی حاصل ہوتا ہے۔ اور پھر غلیظ روغن آنے لگتا ہے۔ اس وقت عمل بند کر دیا جائے۔ کیونکہ قرع میں صرف روغن باقی رہ جاتا ہے۔ دراصل یہ نمک کا تیزاب ہے۔ جس میں بیشتر معدنیات حل ہو جاتی ہیں۔

تکلیس:

ایک پاؤ نمک کو تین پاؤ لعاب گھیکوار میں سحق کیا جائے بعدہ ڈیڑھ پاؤ شہد میں سحق کریں۔ اور دس سیر اُپلوں کی آنچ دیں۔ کشتہ ہوگا۔

مزاج : گرم و خشک

قدرے سفید سرخی مائل چمکدار قسم کی دھات ہوتی ہے اس کو بسمتھ بھی کہتے ہیں۔

تدابیر:

۱ تولہ اقلیمیا کو ترش انگور کے عرق میں اس قدر سحق کیا جائے کہ تین پاؤ عرق جذب ہو جائے۔

غسل : اقلیمیا کو دس گیارہ بار پانی میں سحق کیا جائے جب پانی رنگین ہو جائے نتھار کر پھینک دیں اور یہ عمل اسوقت تک کیا جائے کہ پانی میں رنگ پیدا ہونا بند ہو جائے تب خشک کر لیا جائے

تکلیس : ۵ تولہ اقلیمیا کو کوزہ گلی میں گل حکمت کریں اور ۵ سیر آپلوں کی آگ دیں۔ کشتہ ہو گا۔

ایک زرد رنگ کی دھات ہے جو خالص شکل میں نہیں
ملتی ہے۔ چونکہ یہ ہوا کے لیے زبردست کشش رکھتی ہے
اس لئے ہوا سے آکسیجن کو جذب کر لیتی ہے اور اس طرح
مکلس ہو جاتی ہے۔ اس کو عرف عام میں چونہ کہا جاتا ہے
یا کیلسیم آکسائڈ کہتے ہیں۔ کھریا مٹی۔ سنگ جراحت
چونے کا پتھر اور بیشتر حجریات اور حیوانی ہڈیاں سب میں
یہ دھات معقول مقدار میں پائی جاتی ہے۔ لیکن بعض
دیگر اجزا کی کمی و بیشی پائی جاتی ہے۔ کسی میں کاربانک
ایسڈ گیس۔ کسی میں فاسفورس۔ کسی میں کبریت وغیرہ
مختلف چیزیں پائی جاتی ہیں اور انھیں کے لحاظ سے

کیمسٹری میں، اس کے ناموں میں فرق پایا جاتا ہے۔

کیلسیم حاصل کرنے کا طریقہ:

سنگ مرمر۔ چونہ کا پتھر۔ کھریا۔ صدف۔ مروارید۔ خرمہرہ اور بیشتر حجریات وغیرہ کو تیز حرارت پہنچائی جاتی ہے۔ تو چونہ حاصل ہوتا ہے۔ دراصل ان چیزوں کے اندر کاربانک ایسڈ گیس۔ آکسیجن۔ کیلسیم تین چیزیں ہوتی ہیں۔ حرارت سے کاربانک ایسڈ گیس نکل جاتی ہے اور آکسیجن کیلسیم کا مرکب رہ جاتا ہے۔ جسے چونہ کہتے ہیں۔

تجربات

وہ معدنی اجسام ہوتے ہیں جو نہ آگ پر دھواں دیتے ہیں۔ اور نہ وباؤ سے بڑھتے ہیں۔ اور نہ پھیلتے ہیں۔ اُن میں علی العموم تکلیس ہی کی جاتی ہے۔

اور بہتر وہ کشتہ ہے جو پھول کر حجم میں کسی قدر بڑھ جائے اور نہایت آسانی سے سفوف ہو جائے۔

ہیرا — الماس

مزاج: سرد وخشک

تکلیس: الماس کو آگ میں سرخ کر کے آب لیموں کاغذی میں بجھایا جائے۔ کم از کم اکیس ۲۱ مرتبہ ایسا کیا جائے بعد بھنگیا کے پھولوں کے نغدہ میں رکھ کر مضبوط گل حکمت کیا جائے اور ایک من اُپلوں کی آگ دی جائے تین مرتبہ یا سات مرتبہ کے عمل سے الماس کشتہ ہو جاتا ہے۔

یاقوت

مزاج: گرم وخشک

تکلیس: ا تولہ یاقوت کو چھ گھنٹہ عرق گلاب اور چھ گھنٹہ برانڈی میں سحق کیا جائے اور پھر قرص بنا کر بیس سیر اُپلوں کی آنچ دی جائے۔ ۲۰ بیس مرتبہ تکرار عمل کیا جائے عمدہ کشتہ ہوگا۔

عقیق

مزاج: گرم و خشک
تکلیس: ا تولہ عقیق کو نیم کوب کر کے پانچ تولہ گل نیلوفر پانچ تولہ برگ بارتنگ تازہ کے نغدہ میں رکھ کر تیس سیر اُپلوں کی آگ دی جائے تین آنچ میں کشتہ کامل ہو جاتا ہے۔
تکلیس: دو تولہ عقیق کو برگ پودینہ تازہ کے نغدہ میں رکھ کر ۱۰ سیر اپلوں کی آگ دی جائے۔ عمدہ کشتہ ہوگا۔

یشب

مزاج: سرد و خشک۔
تکلیس: یشب کا ٹکڑا آگ میں گرم کر کے عرق گلاب میں سرد کیا جائے۔ چالیس مرتبہ کے تکرار عمل سے کشتہ ہو جاتا ہے
دیگر: برگ انار ترش برگ گاؤزباں۔ برگ زخم حیات تینوں کو پانچ پانچ تولہ کوٹ کر نغدہ بنایا جائے اور اس میں ا تولہ یشب کا ٹکڑا رکھ کر ۲۰ سیر اُپلوں کی آگ دی جائے کشتہ ہو جائیگا۔

زمرد

مزاج: سرد و خشک
تکلیس: ا تولہ زمرد کو عرق گلاب میں پیس کر سفوف کیا جائے اور پھر ۱۰ تولہ گھیکوار کے نغدہ میں رکھ کر ۱۰ سیر اُپلوں کی آگ دی جائے۔ کشتہ ہوگا۔

گودنتی

مزاج: گرم خشک۔
زرد رنگ کا سنگ جراحت کے مشابہ پتھر ہے۔ اسے ہڑتال گودنتی بھی کہتے ہیں۔ لیکن یہ اروراج ہیں نہیں ہے۔

تکلیس: ۲ تولہ گودنتی کو ۲ تولہ نغدہ پیاز میں رکھ کر دو سکوروں میں گل حکمت کر کے گڑھے کے اندر ۲ سیر اُپلوں کی آگ دی جائے۔

دیگر: ۱ تولہ گودنتی کو ۳ تولہ گھیکنی کے نغدہ کے بیچ میں رکھ کر کوزہ گلی میں رکھا جائے اور اوپر سے سات کاغذی لیموں کا عرق نچوڑ کر گل حکمت کر کے دس سیر اُپلوں کی آگ دی جائے۔

حجر الیہود

مزاج: گرم خشک

تکلیس: ایک موٹی سی مولی لے کر اس میں چاقو سے جوف بنایا جائے اور اس میں ۲ تولہ حجر الیہود رکھ کر دوسرے ٹکڑے سے جوف کو بند کر کے گل حکمت کر کے آٹھ سیر اُپلوں کی آگ دی جائے۔

دیگر: ۵ تولہ حجر الیہود کو ایک سیر مولی کے پانی میں سحق کر کے حب القلت کے نغدہ میں رکھ کر گل حکمت کر کے دس سیر اُپلوں کی آگ دی جائے۔

سنگجراحت

مزاج: سرد خشک۔

تکلیس: پانچ تولہ سنگجراحت کو پاؤ بھر خرفہ کی پتیوں کے نغدہ میں رکھ کر گل حکمت کر کے دس سیر اُپلوں کی آگ دیجائے۔

سرمہ

مزاج: گرم و خشک۔

تکلیس: ۱۲ گھنٹہ پانی میں اور ۱۲ گھنٹہ لعاب گھیکوار میں سحق کر کے قرص بنا کر ۱۲ سیر اُپلوں کی آگ دی جائے۔

دیگر: اتوکہ سرمہ سفید کو پچیس تولہ دہی میں کھرل کر کے قرص بنا کر خشک کیا جائے ۱۲ سیر اُپلوں کی آگ دی جائے۔

ابرک۔ طلق

مزاج: گرم خشک۔

چمک دار نرم پتھر کی قسم ہے۔ سفید اور شفاف پرت دار ہوتی ہے۔ جس میں لچک بھی پائی جاتی ہے۔ سفید زرد۔ سیاہ تین قسم کی ہوتی ہے۔ سفید اور سیاہ مستعمل ہیں۔

دھناب: پہلے ابرک کو کوٹ کر ریزہ ریزہ کر لیا جائے اس طرح اس کے پرت علیحدہ ہو جاتے ہیں ان پرتوں کو موٹے کپڑے کی تھیلی میں ڈال کر اس کے اندر تھیلی میں چھوٹے پتھر ڈال

دی جائیں۔ پھر تھیلی کا منہ بند کر کے ایک تھالی میں گرم پانی لیکر اس کے اندر تھیلی کو بھگو کر دونوں ہاتھوں سے خوب ملا جائے اس طرح ابرک کے باریک باریک ذرات کپڑے میں سے نکل کر پانی میں ملتے رہتے ہیں۔ اور تھوڑی دیر کے بعد تہ نشین ہو جاتے ہیں اس کو دھناب یا ابرک محلول کہتے ہیں۔

تدبیر: برگ حنا ۱۲ تولہ کو ۲ سیر پانی میں خیساندہ کر کے اس خیساندہ میں ۶ تولہ ابرک کو اس قدر سحق کیا جائے کہ اس کی چمک جاتی رہے۔

تکلیس: ابرک محلول کو چار گنا دودھ میں سحق کر کے قرص بنا کر کوزہ گلی میں گل حکمت کر کے پانچ سیر اپلوں کی آگ دی جائے۔ اس عمل کی تکرار اس وقت تک کی جائے جب تک کہ ابرک کی چمک جاتی رہے۔

دیگر: ابرک محلوب کو ۱۲ گھنٹہ مولی کے پانی میں سحق کر کے قرص بنا کر پانچ سیر اپلوں کی آگ دی جائے اور کم از کم دس سیر تکرار عمل کیا جائے۔

دیگر: ہر قسم کا ابرک گلوے سبز کے پانی میں کھرل کریں اور قرص بنا کر دس سیر اپلوں کی آنچ دیں۔ یہ عمل اکیس بار کریں۔ عمدہ کشتہ ہوتا ہے۔

دیگر: سفید ابرک کے برابر گڑ لیں اور گڑ کو پانی میں گھولیں۔ پھر ابرک کے پتروں پر گاڑھا گاڑھا لیپ کریں۔ ان پتروں پر ابرک کے وزن کے برابر شورہ چھڑکتے جائیں اور

ابرک کے پتروں کی تہہ بناتے جائیں اور اس کو دو اُپلوں میں رکھ کر پھونک دیں کھل جائے گا۔ اگر سفید نہ ہو۔ صرف چمک مر جائے۔ کام کرے گا۔
شناخت: دھوپ میں چمک نہ دے کامل ہے۔

حیوانیات

حیوانی دوائیں انسانی جسم سے قریب تر ہیں اور اس لئے ان میں کیمیاوی عملیات کی ضرورت نہیں پڑتی۔ یہ اپنی طبعی شکل میں بآسانی جذب و ہضم ہو جاتی ہیں۔ لیکن بعض حیوانی اجزا ایسے ہیں جن کو کیمیاوی تدابیر زیادہ موثر و مفید بناتی ہیں۔

موتی۔ مروارید

مزاج: معتدل

تکلیس: ایک تولہ مروارید پانچ تولہ آب لیموں کاغذی میں ڈال کر چینی کے برتن میں ایک ہفتہ رکھا جائے۔ بغیر آگ کے مکلس ہو جاتا ہے۔

دیگر:- ۱ تولہ مروارید کو گل سرخ تازہ کے نغدہ میں رکھ کر ۵ سیر اُپلوں کی آگ دی جائے کشتہ ہو گا۔

سیپ یا صدف

مزاج: معتدل

تکلیس: صدف صادق کو پانچ گنا آب لیموں

کاغذی میں کھرل کیا جائے اور دھوپ میں رکھ دیا جائے۔ کشتہ ہوگا۔
دیگر :۔ صدف صادق کو گل سرخ کی لگدی میں رکھ کر پانچ سیر اُپلوں کی آگ لگا دی جائے۔ کشتہ ہو جاتا ہے۔

مونگا۔ مرجان

مزاج : سرد و خشک
گھیکوار کا ٹکڑا لے کر شاخ مرجان اس میں رکھ کر گل حکمت کریں۔ پانچ سیر اُپلوں کی آگ دیں۔ کشتہ ہوگا۔
دیگر : مونگا کو کوزہ گلی میں رکھ کر گل حکمت کریں۔ دس سیر اُپلوں کی آگ دیں۔ مکلس ہو جاتا ہے۔

گھونگا (سنکھ)

مزاج : سرد و خشک۔
تدبیر : سنکھ کو ۲۴ گھنٹہ تیز سرکہ میں رکھا جائے اور پھر برانڈی کے ساتھ سحق کر کے سفوف بنا لیا جائے۔
تکلیس : ۱۰ تولہ سنکھ کو ۲۰ تولہ تازہ گوکھرو کے نغدہ میں رکھ کر کپڑ دتی کریں بیس سیر اُپلوں کی آگ دیجائے۔

کوڑی۔ خرمہرہ

مزاج : گرم و خشک
تدبیر : کوڑی کو بکری کے دودھ میں ۱۲ گھنٹہ تر کر کے

اس دودھ میں سحق کر کے سفوف بنا لیا جائے۔

تکلیس: ۲ تولہ کوڑی کو گل حکمت کریں: ۱۰ سیر اپلوں کی آگ دیں۔ مکلس ہو جائے۔

بارہ سنگھا قرن الایل: مزاج گرم وخشک

تکلیس: اجوائن دیسی۔ شورہ قلمی ایک ایک تولہ پانی میں پیس کر سینگھ پہ ضماد کیا جائے اور ایک ہانڈی میں رکھ کر ہانڈی کو گل حکمت کریں بعدہ دس سیر کنڈہ صحرائی میں تکلیس کریں۔

دیگر: برادہ شاخ گوزن کو شیر آک میں تر کریں اور کوزہ گلی میں رکھ کر گل حکمت کریں اور سات سیر کنڈہ صحرائی کی آنچ دیں۔ عمدہ کشتہ ہوگا۔

انڈا: پوست بیضہ مرغ۔ مزاج: سرد خشک

انڈے کے چھلکے کو سات روز نمک کے پانی میں بھگوئیں اور جب اندرونی جھلی چھلکے سے الگ ہو جائے تو ال کر صاف کریں اور سکھائیں۔ بعدہ خوب کوٹیں اور آب لیموں میں کھرل کر کے ٹکیاں بنا کر کوزہ گلی میں گل حکمت کریں اور پانچ سیر اپلوں کی آنچ دیں سرد ہونے پر نکالیں۔ کشتہ برنگ سفید ہوگا۔

دیگر:- وہ انڈے کا چھلکا جس میں سے بچہ نکل چکا ہو اس کو دھو کر صاف کریں اور شیرہ راب میں کوٹیں یہاں تک کہ قرص بن جائیں۔ اب اس کو ہانڈی میں رکھ کر گل حکمت کریں اور دس سیر اپلوں کی آنچ دیں۔ کشتہ بہت عمدہ ہوگا۔ برنگ سنہری۔

کشتوں کا استعمال

کشتہ کے لغوی معنی ہیں۔ مارا ہو طبّی اصطلاح میں کشتہ جلد اثر کرنے والی اور تھوڑی مقدار میں استعمال کی جانے والی اس دوا کو کہتے ہیں۔ جو کسی دھات یا جحریات کو ترکیب خاص جلا کر بنایا جاتا ہے۔ کسی چیز کا کشتہ کرکے استعمال کرنے سے اس کی قوت تاثیر بڑھ جاتی ہے اور کشتہ خون میں جذب ہو کر اپنے افعال وخواص بہتر طور سے انجام دیتا ہے۔

کشتہ ابرک : امراض باردہ۔ رطب۔ بلغمی۔ مثل فالج لقوہ ورعشہ کھانسی۔ دمہ۔ عام جسمانی کمزوری۔ قوت باہ کو مفید ہے۔ ۲ رتی لونگ اور شہد کے ساتھ کھانے سے منی بڑھاتا ہے۔ دودھ اور مصری کے ساتھ مرض صفراوی کو مفید۔ ست گلو اور شہد کے ساتھ ذیابیطس کو مفید۔ خمیرہ صندل میں ملا کر کھانے سے سوزاک کو دور کرتا ہے۔ شہد اور ادرک کے رس سے کھانسی کسی طرح کی ہو مفید ہے۔ خون کے جوش کو دبانے کے لیے ۳ رتی دانہ الائچی سفید ایک ماشہ اور مصری ۳ ماشے کے ساتھ مفید ہے مصری اور ستاور کے ساتھ جذام کو کھوتا ہے۔ ۳ رتی کشتہ اور چھ ماشے روغن گاؤ تین ماشے شہد کے ساتھ کھائیں اور اوپر سے جوشاندہ ترپھلہ پئیں تو آنکھوں کے امراض میں مفید۔ کشتہ ۴ رتی سلاجیت مصفی ۴ رتی فلفل دراز ۲ رتی اور شہد ایک تولہ میں ملا کر

کھانے سے جریان منی اور قوت باہ کو بہت مفید ہے۔

۲۔ کشتہ انڈا۔ پوست بیضہ مرغ

ذیابیطس۔ جریان۔ سیلان الرحم نفث الدم اور استحاضہ کو مفید ہے۔ خوراک ۲ رتی سے ۴ رتی تک ہے۔ ذیابیطس میں ۲ رتی معجون بلوطی میں رکھ کر کھائیں۔ صبح و شام

۳۔ کشتہ الماس: امراض باردہ کو مفید ہے۔ سفید بال سیاہ کرتا ہے۔ امساک پیدا کرتا ہے۔ قوت باہ کو قوی کرتا ہے۔ نعوظ بہت دیتا ہے اور تمام امراض مزمنہ وبائیہ کو مفید ہے۔ خوراک (ایک چاول)

(بہت قیمتی چیز ہے)

۴۔ کشتہ پارہ:- فالج۔ لقوہ۔ گنٹھیا۔ جذام۔ قوت باہ۔ مصفی خون۔ آتشک کو دور کرتا ہے نگاہ کو قوت دیتا ہے۔ مناسب بدرقوں کے ساتھ ہر مرض میں مفید ہے۔ مقدار خوراک ۱ رتی ہے۔

۴۔ کشتہ پھٹکری:- دمہ۔ کھانسی۔ جاڑے بخار کو دور کرتا ہے۔ طاعون کے بخار میں بہت مفید ہے۔ مقدار خوراک ۲ رتی سے ۴ رتی تک۔

۵۔ کشتہ شنگرف:-

اعصاب کو طاقت دیتا ہے۔ خون کی پیدائش کو بڑھاتا ہے

بلغمی کھانسی دمہ میں مفید ہے۔ مقدار خوراک ۲ رتی

۶۔ **کشتہ صدف**: مردوں کے جریان اور عورتوں کے سیلان الرحم میں مفید ہے (خوراک ۴ رتی ہے)

۷۔ **کشتہ طلا**:۔ خون کی پیدائش کو بڑھاتا ہے۔ دمہ۔ سل۔ بادی۔ صفرا۔ جریان منی۔ ذیابطیس۔ سنگرسنی۔ جذام۔ بخار۔ لاغری۔ خفقان۔ مرگی امراض چشم۔ عمر بڑھانے والا۔ زعفران کے ساتھ فہم و فراست جدوار کے ساتھ زہر کا تریاق ہے۔ بداری کند کے ساتھ منی و بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت کو بڑھاتا ہے۔ گلو کے رس کے ساتھ ذیابطیس کو کھوتا ہے۔ مقدار خوراک ۱ رتی ہے۔

۸۔ **کشتہ عقیق**:۔ تقویت اعضائے رئیسہ و استحاضہ کے لیئے نہایت مفید ہے۔ دل کو قوی کرتا ہے۔ اختلاج کو دور کرتا ہے۔ پھیپھڑے کے زخم کو بھرتا ہے۔ مقدار خوراک ۲ رتی ہے در خمیرہ گاؤ زباں۔

۹۔ **کشتہ فولاد**:۔ خون کی کمی و قوت و باہ میں مفید اور جگر کو تحریک دے کر خون کی پیدائش کو بڑھاتا ہے۔ استسقاء۔ تپ کہنہ۔ سنگرسنی۔ درد مفاصل۔ بواسیر۔ قولنج۔ دمہ۔ سلسل البول۔ درد سر۔ یرقان کو مفید ہے۔ بالوں کو قبل از وقت سفید نہیں ہونے دیتا ہلدی اور شہد کے ساتھ بیس طرح کے پیشاب کے امراض

کو دور کرتا ہے۔ ہر مرض کا مناسب بدرقے سے تیر بہدف علاج ہے۔ مقدار خوراک ۲ رتی سے ۴ رتی ہے۔

۱ اکشتہ سیسہ :- جریان منی۔ سرعت انزال میں مفید ہے سل۔ دق بادی۔ قولنج۔ یرقان معدے کے بلغم کو۔ درد ریاحی کو۔ بواسیر کو۔ ضعف ہاضمہ کو مفید ہے۔ پانی کے نقصان کو دور کرتا ہے۔

۱ اکشتہ سم الفار :- نہایت اعلیٰ درجہ کا مقوی باہ ہے۔ بڑھاپے کو جوانی میں بدل دیتا ہے۔ قوت ہاضمہ بڑھاتا ہے۔ دودھ گھی کو خوب ہضم کرتا ہے۔ زہریلے بخار دل کو دور کرتا ہے۔ سرطان میں مفید ہے۔ خوراک ۱ رتی

۲ اکشتہ سنکھ :- سرد و خشک ہے۔ جریان و سیلان الرحم میں مفید ہے۔ بادی بواسیر میں فائدہ مند ہے۔ سانپ کے زہر کا تریاق ہے۔ ذلق الامعاء و اسہال معدی کو مفید ہے۔ مقدار خوراک ۲ رتی سے ۴ رتی تک۔

۲ اکشتہ سنگجراحت :- عضو کے جریان خون کو روکتا ہے۔ نکسیر منہ سے خون کا آنا۔ کثرت حیض۔ خونی بواسیر وغیرہ۔ ۲ رتی ۴ رتی تک ہمراہ شربت انجبار

۲ اکشتہ سر ماہی : گردہ مثانہ کی پتھری کو نکالتا ہے گردہ سے ریگ کو صاف کرتا ہے۔ مقدار خوراک ۲ رتی ہمراہ شربت بزوری و شیرہ جات

نزور و سفوف خار خسک وغیرہ۔

۱۵ اکشتہ بارہ سنگھا:۔ بلغمی کھانسی۔ نفث الدم ونزف الدم۔ قروح امعاء و اسہال مزمنہ دموی صفراوی۔ قولنج ریحی۔ یرقان جریان۔ سیلان الرحم تقویت باہ۔ امساک۔ اوجاع مفاصل۔ سوزاک نیا پرانا میں نہایت مفید ہے۔ مقدار خوراک ۲ رتی در شہد و خمیرہ گاؤزبان۔

۱۶ اکشتہ قلعی:۔ جریان۔ رقت۔ کثرت احتلام میں مفید ہے۔ ۲ رتی ایک تولہ شہد میں ملا کر بعد غذا صبح و شام کھائیں تو ذیابیطس میں نہایت مفید ہے۔ مقدار خوراک ۲ رتی سے ۴ رتی تک در معجون ارد خرما۔ کھانسی۔ قولنج سر چکرانے بلغم و سل۔ یرقان۔ ریاحی جھیپن۔ استحاضہ ضعف ہاضمہ۔ قے وغیرہ کو مناسب بدرقوں کے ساتھ فائدہ کرتا ہے۔ جائفل کے ساتھ بدن کو فربہ کرتا ہے۔ گھی کے ساتھ یرقان کو دور کرتا ہے۔ سہاگہ کے ساتھ قولنج کو۔ ہلدی کے ساتھ صفرا کو۔ شہد کے ساتھ بلغم کو۔ بیل کے ساتھ ضعف ہاضمہ کو۔ چینیا لکڑی کے ساتھ دمہ کو۔ لہن کے ساتھ بادی کو۔ لونگ کے ساتھ قے کو۔ مکھن کے ساتھ ہڈی کی کمزوری کو مفید ہے۔ اعصاب کی سستی اور امراض باردہ کو مفید ہے۔ گلو کے رس میں تیار کیا ہوا پیشاب کے سارے امراض میں مفید ہے۔

۱۷ اکشتہ گودنتی:۔ بلغمی کھانسی۔ ضیق النفس اور نفث الدم۔ قروح مجاری

بول و سوزاک کے لیے مفید ہے۔ وجع مفاصل۔ نقرس عرق النسا بلغمی بخاروں کو مفید۔ بلغم کا بننا بند کرتا ہے۔ ملیریا بخار کو مفید۔
مقدار خوراک ۲ رتی سے ۴ رتی تک ہے۔ در معجون سورنجان خمیرہ مرکب

۱۸ کشتہ مرجان: نفث الدم۔ نزف الدم۔ سرقہ مترمن۔ ضیق النفس۔ دق سل کے لیے مفید۔ دل و دماغ کو طاقت دیتا ہے۔ سلسل البول کو مفید۔ شہد مثل کے ساتھ پرانا بخار چھوٹتا ہے۔ گھی شہد کے ساتھ منی کو گاڑھا کرتا ہے۔ درد سر کو مفید۔
مقدار خوراک ۲ رتی سے ۴ رتی تک در خمیرہ گاؤزباں ولعوق معتدل اور شیر گاؤ کے ساتھ

۱۹ کشتہ تانبہ: کھانسی۔ کالی کھانسی دمہ۔ فالج۔ گھٹیا۔ سرد بلغمی امراض۔ پیٹ کی جیبھن۔ بادگولہ۔ تلی کا ورم۔ ضعف اشتہا۔ سنگرہنی۔ قبض۔ بادی۔ غفلت۔ بے ہوشی سستی تفغیب۔ بواسیر۔ سر کے امراض وغیرہ کو مناسب بدرقوں کے ساتھ مفید ہے۔ خوراک ا رتی در مکھن و بالائی اور جوارش جالینوس۔

۲۰ کشتہ توتیا: اسہال ودودی وکہنہ کے لیے ہمراہ بارتنگ کے دیں آتشک کے زخموں کو بہت جلد اچھا کرتا ہے۔ در معجون لعجون مصفی خون مقدار خوراک ا رتی۔

۲۱ کشتہ جست :- جریان۔ رقت منی۔ سرعت انزال کو دور کرتا ہے۔
ذیابطیس میں مفید۔ سیلان الرحم میں مفید۔ امراض عین میں مفید۔ مویز منقیٰ کے ساتھ خون کو صاف کرتا ہے۔
روغن صندل کے ساتھ سوزاک نیا ہو کہ پرانا دور کرتا ہے
شیر خار خسک کے ساتھ پیشاب کی رکاوٹ کو دور کرتا ہے
شربت بالگیری کے ساتھ خونی دستوں کو مفید۔
مقدار خوراک ۲ رتی۔

۲۲ کشتہ رسکپور :- آتشک کو مفید قوت باہ کو قوی کرتا ہے۔ مادہ سوداوی کو دور کرتا ہے۔ مناسب بدرقوں کے ساتھ بعض امراض کو دور کرتا ہے
مقدار خوراک ا رتی کیپسول میں رکھ کر کھائیں۔
نوٹ: (دانت سے نہ لگائیں)

۲۳ کشتہ زہر مہرہ :- دل کو قوت دیتا ہے دل کی دھڑکن و گھبراہٹ کو دور کرتا ہے۔ مقدار خوراک ۲ رتی در خمیرہ ابریشم

۲۴ کشتہ زمرد :- جگر کو طاقت دے کر خون صالح پیدا کرتا ہے۔ کھانسی کو دور کرتا ہے۔ پیشاب کی زیادتی کو دور کرتا ہے۔ دل کو قوی کرتا ہے۔ دل میں

خوف نہیں پیدا ہونے دیتا ہے۔
مقدار خوراک ۲ رتی در معجون فلاسفہ و خمیرہ مروارید۔

۲۵ کشتہ مروارید :۔

تمام امراض دماغی و قلبی و اعصابی کے لیے سریع الاثر ہے۔ مردوں کے جریان۔ عورتوں کے سیلان الرحم کو مفید ہے۔ مقدار خوراک ا رتی در شہد۔ بالائی و مناسب خمیرہ جات

۲۶ کشتہ نقرہ :۔

اعضائے رئیسہ۔ ذیابیطس جریان۔ کثرتِ احتلام ضعف ہاضمہ۔ یرقان۔ سل۔ صفرا بلغم کو مفید۔ شراب کے نقصان۔ زہر کے نقصان کو دور کرتا ہے۔ تلی کے ورم کو دور کرتا ہے۔ بخار۔ جگر کے امراض۔ اعضا کی سوجن۔ وبائی امراض وغیرہ کو مناسب بدرقوں کے ساتھ دفع کرتا ہے۔
خوراک ا رتی در معجون لبوب۔ بالائی۔ دودھ وغیرہ

۲۷ کشتہ حجر الیہود :۔

سنگ گردہ مثانہ ادرار بول۔ سوزاک۔ جریان کو مفید ہے۔ در سفوف خارخسک۔ شیرہ جات۔ بزور دشربت بزوری کے ساتھ دیں۔ مقدار خوراک ۲ رتی۔

۲۸ کشتہ ہڑتال :-

فالج۔ لقوہ۔ گٹھیا۔ بلغمی کھانسی۔ دمہ میں مفید ہے۔

آنبہ ہلدی کے ساتھ مرگی دفع کرتا ہے۔ سمندرپھل کے ساتھ استسقاء زقی دور کرتا ہے۔ بندال کے ساتھ نواصیر مٹاتا ہے شہد کے ساتھ آتشک زائل ہوتی ہے۔ سفوف چوب چینی کے ساتھ گٹھیا دور ہوتی ہے۔ آٹھ ماشہ بلیلہ سیاہ۔ آٹھ ماشہ باؤبڑنگ کے ساتھ ایک رتی کشتہ ہڑتال کھانے سے برص کے داغ دور ہوتے ہیں۔ ست گلو اور شہد کے ساتھ جملہ امراض باردہ کو مفید ہے۔

مقدار خوراک ۱ رتی ہے۔

۲۹ کشتہ یاقوت :-

تقویت اعضاء رئیسہ و خفقان وامراض دماغی۔ نفث الدم۔ نزف الدم۔ اسہال ذوبانی دق۔ سل کو مفید ہے۔ عقل بڑھاتا ہے۔ طاقت بدنی کو بڑھاتا ہے۔ عمر بڑھاتا ہے۔ بواسیر کو مٹاتا ہے۔ فساد خون کو دور کرتا ہے۔ جذام کو مٹاتا ہے۔

مقدار خوراک ۲ رتی در معجون مصفی۔ قابضات مفرحات و مکھن۔

۳۰ کشتہ یشب :-

خفقان و دیگر امراض قلبی۔

۲۸ کشتہ ہڑتال :- فالج۔ لقوہ۔ گٹھیا۔ بلغمی کھانسی۔ دمہ میں مفید ہے۔

آنبہ ہلدی کے ساتھ مرگی دفع کرتا ہے۔ سمندر پھل کے ساتھ استقرار زنی دور کرتا ہے۔ بندال کے ساتھ نواصیر مٹاتا ہے شہد کے ساتھ آتشک زائل ہوتی ہے۔ سفوف چوب چینی کے ساتھ گٹھیا دور ہوتی ہے۔ آٹھ ماشہ بلیلہ سیاہ۔ آٹھ ماشہ باؤ بڑنگ کے ساتھ ایک رتی کشتہ ہڑتال کھانے سے برص کے داغ دور ہوتے ہیں۔ ست گلو اور شہد کے ساتھ جملہ امراض باردہ کو مفید ہے۔

مقدار خوراک ۱ رتی ہے۔

۲۹ کشتہ یاقوت :- تقویت اعضاء رئیسہ و خفقان وامراض دماغی۔ نفث الدم۔ نزف الدم۔ اسہال ذوبانی دق۔ سل کو مفید ہے۔ عقل بڑھاتا ہے۔ طاقت بدنی کو بڑھاتا ہے۔ عمر بڑھاتا ہے۔ بواسیر کو مٹاتا ہے۔ فساد خون کو دور کرتا ہے۔ جذام کو مٹاتا ہے۔

مقدار خوراک ۱ ۲ رتی درمعجون مصفی۔ قابضات مفرحات و مکھن۔

۳۰ کشتہ یشب :- خفقان و دیگر امراض قلبی۔

اسہال دموی۔ ذوبانی۔ دق سل کے لئے نہایت مفید۔ باطنی زخم کو بھرتا ہے۔ منہ سے خون آنے کو مفید۔ زخم گردہ و مثانہ کو مفید
۲ رتی مقدار خوراک در بالائی

۳۱ کشتہ خر مہرہ:۔ دائمی نزلہ۔ زکام کو دور کرتا ہے۔ جسم کو طاقت دیتا ہے۔ خون کی رقت کو روکتا ہے۔ ورم طحال کو دور کرتا ہے۔
مقدار خوراک ۲ رتی در خمیرہ گاؤزباں۔ و مسکہ گاؤ۔

۳۲ کشتہ خبث الحدید:۔
معدے جگر کو طاقت دیتا ہے۔ بواسیر کو مٹاتا ہے۔ جگر کی کمزوری کو دور کرتا ہے۔
مقدار خوراک ۲ رتی در جوارش جالینوس و ہمراہ مکھن و بالائی

۳۳ کشتہ نمک:۔ بلغم کو کاٹتا ہے۔ بلغمی کھانسی میں بہت مفید۔ مقدار خوراک ا رتی ہمراہ شیرہ بادام خمیرہ مرکب و غیرہ

۳۴ کشتہ اقلیمیا:۔ آتشک اور بحیش میں نہایت مفید ہے۔ در معجون مصفی معجون چوب چینی۔ مقدار خوراک ا رتی
برص کے داغوں کو مفید۔ جگر کو مفید۔

۳۵ کشتہ تاثیر خوراک ا رتی در جوارش جالینوس لعوق بابچی وغیرہ

کیمیاوی بوٹیاں

۱۔ سیماب کو قایم النار کرنے والی بوٹیاں : بیخ کنیر سفید تخم ڈھاک۔ روغن تخم دھتورہ۔ باپچی۔ آک سفید۔ کھکنی وغیرہ

۲۔ سم الفار کو قایم النار کرنے والی بوٹیاں : آک کا دودھ سرکہ انگوری کی مقطر۔ رائی۔

۳۔ ہڑتال کو قایم النار کرنے والی بوٹیاں : لائی۔ اجوائن بھنگ۔ لہسن۔

۴۔ گندھک کو قایم النار کرنے والی بوٹیاں : لعاب گھیکوار لہسن۔ بنگین۔ لائی وغیرہ۔

۵۔ شورہ کو قایم النار کرنے والی بوٹیاں : بھنگ۔ برگ آک۔ شیشم وغیرہ۔

۶۔ سیماب کو قایم النار کرنے والی بوٹیاں : آکاس بیل۔ رتن جوت۔ بندال زرد۔ زخم حیات۔ مجاتو۔ کندوری۔ پھل جمرٹے۔ ہنسراج وغیرہ۔

۷۔ سیماب کو منعقد بھی یہی بوٹیاں کرتی ہیں اور دودھی شیولنگی وغیرہ۔

کشتہ کرنیوالی بوٹیاں

۱۔ سونے کو : عرق گلاب۔ چولائی خاردار۔ برگ تلسی

گل کچنال۔

۲۔ چاندی کو: سن کے بیج۔ چھال جامن۔ چھال اجوائن۔ ثمر گولر۔ ثمر پیپل۔ برگ انار ترش۔ بھپو بوٹی۔ چھال اجوائن۔ پوست کیکر وغیرہ

۳۔ قلعی کو: برگ بھنگ۔ ببول کا پھل۔ گگروندہ۔ کوکنار برگ حنا صحرائی۔

۴۔ جست کو: ترپھلہ۔ اجوائن خراسانی۔ لیموں کا عرق۔

۵۔ فولاد کو: رس جامن۔ پوست درخت جامن۔ تربوز کا پانی۔ برگ انار۔ انار کا رس۔ آم کھٹائی وغیرہ

۶۔ تانبہ کو: ساگ رائی۔ ہزار دانہ۔ جمالگوٹہ۔ ریٹھہ۔ پکھکنی کنیر سفید۔

۷۔ شنگرف کو: سورج مکھی۔ جائفل۔ نکچھکنی۔ مرچ سرخ۔

۸۔ سم الفار کو: مرچ سرخ۔ چھال پیپل۔ زخم حیات نکچھکنی۔ راکھ بھنگرہ۔ چرچٹہ وغیرہ۔

کشتوں کی شناخت کا طریقہ

۱۔ اگر کشتہ کو کھلی ہوا میں رکھ دیا جائے تو وہ نمی جو کہ ہوا میں موجود رہتی ہے۔ اس کے زیر اثر کھل جائے گا۔

۲۔ اگر بنے ہوئے کشتہ کو دو انگلیوں کے درمیان رگڑا جائے تو اس میں ذرد دراہٹ نہیں ہونی چاہیئے۔

۳۔ اگر کشتہ کو آہستہ سے پانی میں ڈالا جائے تو وہ تیرتا رہے گا بلکہ یہاں تک کہ اگر اس پر ایک گیہوں کا دانہ ڈالا جائے تو وہ بھی غرقاب نہ ہوگا۔

۴۔ اگر کشتہ کو دہی پر ڈال کر رکھ چھوڑا جائے تو اس پر سبز رنگ نہ آئے۔

۵۔ مختلف ادویات کے کشتے بنانے کے لیے اطبار نے مختلف تراکیب اختیار کی ہیں۔ تمام ترکیبوں کے بعد اگر دوا کا وزن کر لیا جائے۔ اس کے بعد اسے ایک مقررہ آنچ جو کہ کشتہ کے لیے مخصوص ہوتی ہے۔ دی یہاں تک کہ وہ تمام آثار نمودار ہو جائیں اور وہ تمام علامات اس میں آجائیں۔ جن کو اطبار نے معیاری بنایا ہے۔ اب اس

حاصل شدہ کشتہ کو وزن کر لیں. پہلی مقدار جو کشتہ کرنے سے پہلے لی گئی تھی. اس کو اس مقدار سے جو کشتہ کے بعد حاصل ہوئی، تقسیم کریں. تو ایک عدد حاصل ہو گا. یہ ایک (CONSTANTVALUE) ہو گی.

اگر اس میں کسی قسم کی کمی و بیشی ہو تو وہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ کشتہ ناقص رہ گیا ہے. اس میں مزید آنچ دینے کی ضرورت ہے.
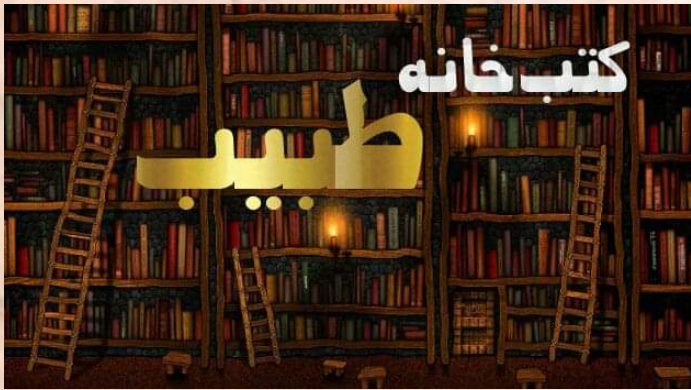
کشتہ نیم پختہ کے مضرات کا علاج

واضح ہو کہ کشتہ پختہ کے کھانے سے جس قدر کثیر نفعے
دیکھے گئے ہیں۔ اور اسی قدر کشتہ نیم پختہ کے کھانے کے
ضرر بھی ہیں۔ کیونکہ کشتہ پختہ کے کھانے میں جن جن مہلک
بیماریوں سے نجات ہوتی ہے اور انسان قوی الجسم
ہوجاتا ہے۔ اسی طرح کشتہ خام سے بیماریاں لاحق ہوتی
ہیں۔ اور انسان دائم المرض ہوجاتا ہے۔ لیکن یہ دراصل
کشتہ ناقص کا قصور ہوتا ہے۔ نہ کہ کشتہ پختہ کا
بعض کشتہ ایسے ہوتے ہیں کہ ان کا کشتہ دوسری
دھات کی مدد سے تیار کیا جاتا ہے۔ پہلی دھات تو ضرور
کشتہ ہوجاتی ہے۔ اور دوسری دھات کشتہ نہیں
ہو پاتی۔ اس وجہ سے وہ کشتے بہتر ہیں جو کہ جڑی بوٹیوں
کی مدد سے تیار ہوتے ہیں۔ وہ بے ضرر ہوتے ہیں۔
ہر چند کہ کتاب ہذا میں کوئی کشتہ ایسا نہیں ہے کہ
اس کے بموجب عمل کرنے سے کشتہ نیم پختہ رہ جائے
لیکن احتیاطاً علاج بھی لکھ دیا ہے۔

شناخت کشتہ پختہ کی یہ ہے
کہ
اعلیٰ اکسیر اجساد ہو

جو رنگی مایا وہی رنگی کایا

اس وجہ سے مشہور مثل ہے۔

۱۔ ایسی حالت میں جو مقدار اجساد پر طرح کرنے کی معین ہے وہی قدر خوراک ہوتی ہے۔

۲۔ کشتہ ارواح کے عموماً اور کشتہ سیماب کا خصوصاً آگ پر قائم النار ہوتا ہے اور دھواں نہیں دیتا ہے۔ اگر یہ بھی نہ ہو تو ہرگز نہ کھانا چاہیئے۔

۳۔ کشتہ کے کھاتے ہی اس کا فوری نفع ظاہر ہوتا ہے۔ بھوک لگتی ہے اور اس کے بعد نعوظ اور قوت باہ پیدا ہوتی ہے۔

۴۔ اور اگر مضرت ہو تو نیم پختہ کی دلیل ہے۔

۵۔ کشتہ نیم پختہ کھانے کے نتائج :۔ خون میں

احتراق پیدا ہونا۔ بدن کا رنگ نحاسی ہو جاتا ہے۔ جذامی کیفیت ظاہر ہوتی ہے۔ آبلہ بدن اور چہرہ وجسم میں ورم ہو جاتا ہے۔ برص پیدا ہو جاتا ہے۔ ذیابیطس ہو جاتا ہے اگر عارضی علاج سے صحت ہوئی۔ تو۔ بعض اوقات پھیپھڑا ناقص رہ جاتا ہے۔ اور سل۔ دق ونفث الدم کے عوارض لاحق ہو جاتے ہیں۔

لہذا

علاج مندرجہ ذیل ہے۔

ہر قسم کا کشتہ خارج کرنے کی ترکیب لکھی جاتی ہے۔

(۱) شیرہ برگ مکوہ سبز۔ شیرہ برگ رام تلسی سبز

ایک تولہ ایک تولہ

آدھ پاؤ پانی میں نکال کر روزانہ پلائیں۔ چودہ یوم میں سیماب باہر ہو گا۔

(۲) خون میں حرارت کے واسطے:

عرق مرکب مصفی خون ماء الجبین

۲ ر تولہ ۲ ر تولہ

شربت عناب شیر بز اجری کے دودھ

۲ تولہ ۴ ر تولہ

باہم ملاکر پلائیں۔ شیر بز ہمراہ شربت عناب: فساد خون

اور ان قروح کو دور کرتا ہے۔ جو گوشت خام کھانے سے
لاحق ہو جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں خون کی حدت کو دور
کرتا ہے۔ اور اعضاء کی خشکی کو زائل کرتا ہے اور اگر
منہ سے خون آرہا ہو تو معجون لسبد ایک تولہ بکری کے دودھ
۵ تولہ کے ساتھ کھائیں۔ صحت ہوگی۔ اور کسی اچھے معالج
سے علاج کرائیں۔

شائع شدہ کتابیں

۱۔ تاریخِ طبِ عربی قیمت -/10

از : حکیم شاہ نور فیصل ۱۹۸۳ء

قیمت -/10

۲۔ علوم و فنون عربی قیمت -/20

از : حکیم شاہ نور فیصل ۱۹۸۴ء

۳۔ ذیابیطس قیمت -/30

از : حکیم شاہ نور فیصل ۱۹۸۶ء

۴۔ کشتہ جات ترکیب استعمال قیمت -/25

از : حکیم شاہ نور فیصل ۱۹۸۵ء

مصنّف کی

نئی آنے والی کتابیں

(از: حکیم شاہ نور فیصل)

۱۔ فتوحاتِ اسلامی
۲۔ آرائشِ حُسن
۳۔ سنگ گردہ ومثانہ
۴۔ قوت باہ اور اس کا علاج
۵۔ فصول فیصل

ہدایت

کشتہ سازی کے لئے نہایت تجربہ اور مشاقی کی ضرورت ہوتی ہے
معمولی بات کی ناواقفیت یا ذرا سی بھول چوک سے اس عمل میں خرابی
آجاتی ہے جسکی وجہ سے وقت، پیسہ اور صحت ضائع ہوتے ہیں۔ اس
لئے کشتہ بناتے وقت مندرجہ ذیل ہدایات پر پابندی سے عمل کرنا چاہیے
جس چیز کا کشتہ بنانا مقصود ہو وہ معیاری طور پر اعلیٰ درجہ
کی اور خالص ہو اور اس کو ہدایت کے مطابق مصفی یا مدبر کر لیا جائے
اور اس کا کشتہ کرنے کے لئے جس قدر وزن بتایا گیا ہے اتنا ہی لیں
اس میں کمی بیشی ہرگز نہ کریں۔ اس کے علاوہ کشتہ کرنے میں عمل کی جو
ترتیب بتائی گئی ہے اس کے مطابق کھرل کرنے۔ نغدہ بنانے سکھانے
اور آنچ دینے کا ہر عمل ترتیب وار انجام دینا چاہیے جس بوٹی کے نغدے
میں رکھ کر یا جس بوٹی کے رس میں کھرل کرنے کی اجازت ہو۔ وہ
بوٹی تر و تازہ لینی چاہیے۔ اور اس کے رس کو چھان کر کام میں لانا
چاہیے۔ اور کشتے کی ترکیب میں لکھی ہوئی ہدایت کے مطابق آگ دینی
چاہیے۔ بعض کشتوں کے لئے اوپلوں، بعض کے لئے کوئلوں، بعض
کے لئے ہوا سے بچا کر گڑھے میں آگ دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور
بعض کشتوں کے لئے کھلی جگہ میں آگ دی جاتی ہے۔ کشتہ بنانے کے
جتنے اوپلوں کی آنچ دینے کی ہدایت ہو۔ ان میں سے آدھے اوپلے

نیچے بچھائیں اور اس کے اوپر کشتہ والی دوا کا برتن رکھ کر اوپر سے باقی اوپلے چن دیں۔ اس کے بعد اس کے چاروں طرف ایک ساتھ آگ لگائیں۔ جس طریقہ سے کشتہ والی ہانڈی یا کوزے پر گل حکمت کرنے کی ہدایت ہے اسی کے مطابق گل حکمت کر کے خشک ہونے پر آگ دینی چاہیئے۔ اگر کشتہ آنچ کی کمی یا اور کسی وجہ سے ناقص رہ جائے تو اس کو اسی ترکیب سے دوبارہ آنچ دینی چاہیئے۔ کشتہ تیار ہو جانے کے بعد اس کو کھرل میں ڈال کر ہلکے ہاتھ سے پیسنا چاہیئے۔ کشتہ تیار کرنے کے چھ ماہ بعد استعمال کرنا چاہیے۔ اگرچہ جلدی ہو تو کشتے کو شیشی میں بند کر کے زیر زمین پندرہ یوم تک دفن رکھیں اور اس کے بعد کام میں لائیں کشتے جس قدر پرانے ہوتے ہیں اسی قدر اپنے افعال و اثرات کے اعتبار سے بہتر ہوتے ہیں۔

فتوحاتِ اسلامی

• آداب خورد و نوش و رہائش سے لے کر آداب سفارت و جنگ اور آداب حکومت و عدالت تک عمدگی اور حسن تربیت کے ساتھ ایک منضبط اور وابستہ لائحۂ عمل نظر آتا ہے۔ اور کسی شعبۂ زندگی کے انہماک و مظاہرے کے موقع پر دوسرے شعبوں کے عمل میں ذرہ برابر خامی یا کمی نظر نہیں آتی۔ یہ کمال صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں ہی نظر آئے گا۔

کہ

ایک پہلو کی بلندی کے وقت دوسرے پہلوؤں کو اپنے نقطۂ عروج سے بقدر رمق بھی نہ ہٹنے دیا۔

اس عظیم الشان معجزہ نے آپ کی سیرت کو تمام جلیل القدر انسانوں کی سیرتوں سے ایسا بلند اور ممتاز بنا دیا ہے کہ تاریخ میں اس کی مثال ناممکن ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاہدین اسلامی کی تعلیم و

تربیت کتنے اعلیٰ پیمانے پر کی اور آپ کے ذاتی کمالات مسلمانوں کی اس تربیت میں کیسے کیمیا اثر ثابت ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اخلاقی قوت اور مجاہدانہ تربیت سے مسلمانوں کو دنیا کا فاتح بنا دیا۔

اس کتاب میں

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معاہداتی سیاست اور سیرت کے مختلف پہلوؤں پر نظر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بحیثیت سپہ سالار لشکریان اسلام کی تربیت کس طرح فرمائی اور لوازم تحمیل میں کن کن امور کو شامل کیا۔ درج ہیں۔

کتاب کے مطالعہ کے بعد ہی اس کی خوبیوں اور مصنف گراں قدر کاوشوں کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

- اسلامی تاریخ کے روشن ابواب۔
- اسلامی جہاد کی اعلیٰ جنگی حکمتوں کے بے مثال نمونے۔
- زیر طبع

(حکیم شاہ نور فیصل رامپور، دہلی)

ملنے کا پتہ:
مکتبہ جامعہ جامع مسجد دہلی

دفتر: مکتبہ جامعہ۔ جامعہ نگر نئی دہلی: انڈیا
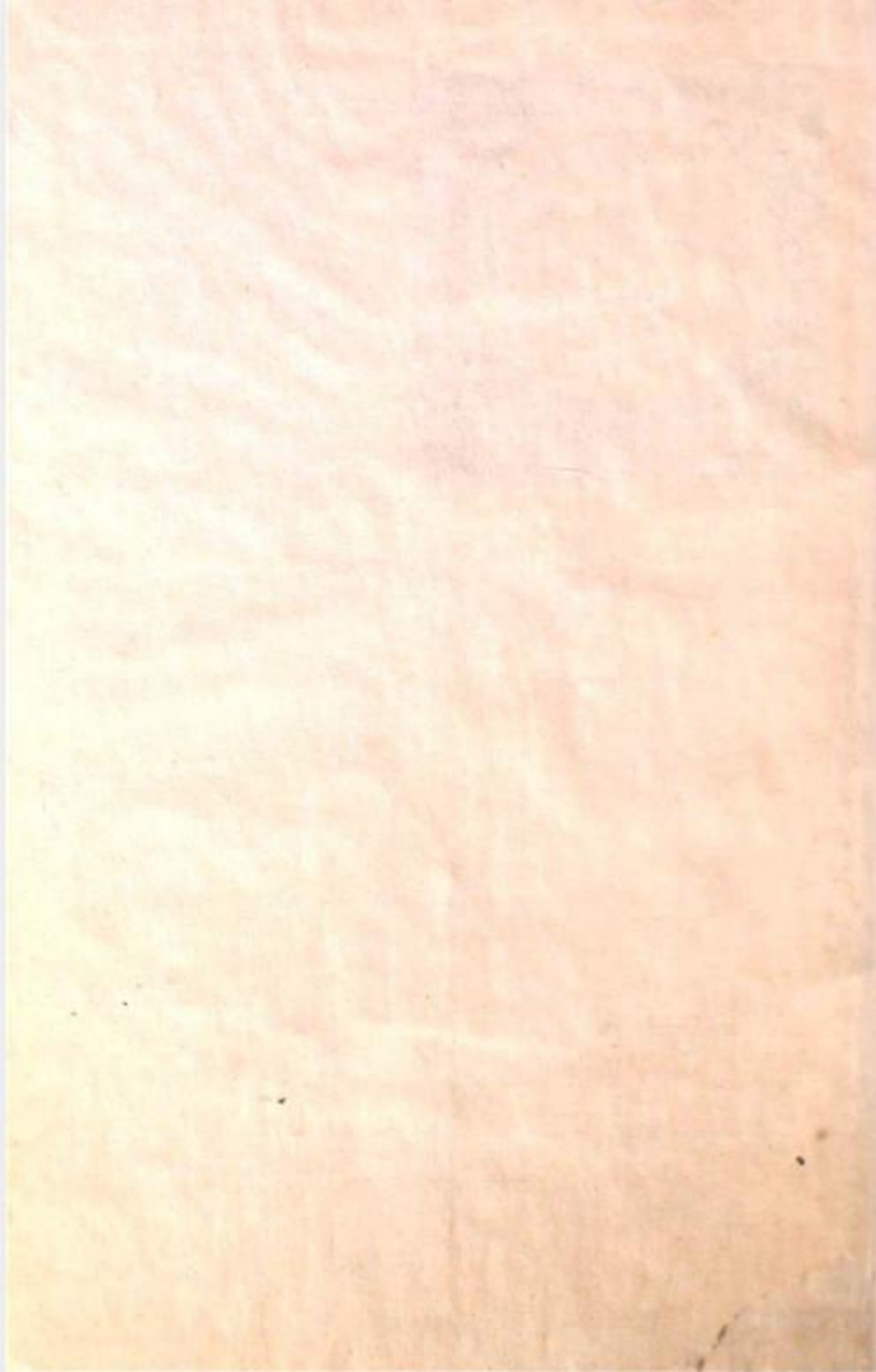
KUSHTEJAAT TARKEEB-O-ISTEMAL

HAKEEM SHAH NOOR FAISAL

Price 25-00